ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

مارچ 2025ء

”رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے“

(ترجمہ از تفسیر صغیر۔ سورۃ البقرۃ 2:186)

اس عظیم کلام اور ہدایت کو سمجھ کر اس پر عمل کریں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اگر ہم صرف یہ سمجھیں کہ رمضان کے مہینے کی اہمیت صرف اتنی ہے کہ اس میں روزے فرض کر دیئے اور قرآن کریم نازل کر دیا تو کافی نہیں ہے جب تک کہ ہم اس کامل ہدایت کے بارہ میں ادراک حاصل نہ کریں اور پھر اسے اپنی زندگی کا لائحہ عمل نہ بنائیں۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس بات کا ادراک ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامِ صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا۔ پس اس کے لئے ہمیں آپؑ کی کتب اور تفاسیر بھی پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ اس عظیم کلام اور ہدایت کو سمجھ کر ہم اس پر عمل کر سکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/مارچ 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 12/اپریل 2024ء، صفحہ 3)

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جلد 54 : شمارہ 3

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

فہرست مضامین

قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 2

ارشادات حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 3

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات 4

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند منتخب ارشادات 6
مرتبہ مکرم مولانا خلیل احمد تنویرؔ صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پورے ہونے والے چند الہامات کا تذکرہ 8
از مکرم جاوید اقبال ناصرؔ صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرآن مجید سے محبت اور ہمارا لائحہ عمل 12
از محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ

مسیحؑ کے آنے کا اِنتظار۔ کب تک؟ از محترمہ زاہدہ ساجد صاحبہ 17

رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک 20
از مکرم خالد محمود نعیم صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مخلص اور فدائی مکرم محمد حنیف صاحب 22
از مکرم لئیق احمد خورشیدؔ صاحب

احمدیہ مسلم جماعت فیونرل ہوم سروسز کینیڈا 2024ء کی سالانہ تقریب کی چند جھلکیاں 28
از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات 32

شعبہ تصاویر جماعت احمدیہ کینیڈا

مارچ 2025ء

رمضان، شوال 1446 ہجری قمری

امان 1404 ہجری شمسی

نگران

ملک لال خاں امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ، فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ،
حافظ مجیب الرحمٰن احمد اور محمد عمر اکبر

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور بعض دیگر

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ
www.ahmadiyyagazette.ca
Tel:905-303-4000 Ext:2241
editor@ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡہُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰٮکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ (سورۃ البقرۃ 186:2)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ـ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ ـ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ـ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ ـ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ـ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

(صحيح البخاري۔ كتاب الصوم، باب أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَكُونُ فِي رَمَضَانَ)

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیکی میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں بہت ہی سخاوت کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیلؑ آپ سے ملتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ سے ملاقات کرتے تھے، یہاں تک کہ (رمضان) گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کا دور کرتے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے ملتے تو آپؐ نیکی میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ (صحیح بخاری اردو ترجمہ و شرح از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہؓ، جلد 3، صفحہ 568، مطبوعہ 2019ء)

ارشادات

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان کی عظمت

”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ (سورۃ البقرۃ 186:2) بھی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلّیِ قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلّیِ قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے اس میں شک و شبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنتِ اہلِ بیت ہے میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ۔ سَلْمَانُ یعنی اَلصُّلْحُ کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا، نہ کہ شمشیر سے۔ اور میں مشربِ حُسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشربِ حَسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی، میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔“

(ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 424-425، مطبوعہ 2022ء)

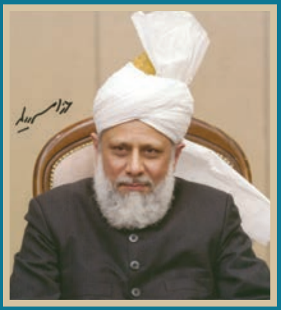

فرمودات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رمضان کا حق ادا کرنا

”رمضان میں روزے رکھنے یا فرض نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے یا کچھ نوافل پڑھ لینے سے رمضان کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ قرآن کریم کو پڑھنا اور اس کے احکامات تلاش کر کے اس پر عمل کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔اس کے احکامات تلاش کرنے کی بھی بہت ضرورت ہے اور یہ بہت اہم بات ہے اور یہی بات ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے جلوے سے صفت رحیمیت کے جلوے کا بھی فیض اٹھانے والا بنائے گی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کا ادراک حاصل کرنے اور اس سے فیض پاتے ہوئے اس کی برکات حاصل کرنے کے راستے دکھانے کے لیے بے شمار ارشادات اور تحریرات ہمارے لیے چھوڑی ہیں جن کو پڑھ کر اور عمل کر کے ہم حقیقی رنگ میں قرآن کریم سے فیض اٹھانے والے بن سکتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/مارچ 2024ء۔روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 12/اپریل 2024ء، صفحہ 3)

اس ماحول کے اثر کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنائیں

”اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اپنے احسانوں سے نوازنے کا مقرر کیا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گذشتہ دنوں سستیاں ہم دکھا چکے ہیں، نوافل کی ادائیگی میں سستیاں دکھا چکے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے پڑھنے سمجھنے میں سستیاں دکھا چکے ہیں، قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے میں سستیاں

دکھا چکے ہیں ان کے لیے اس مہینے میں سامان کر دیا کہ اس مہینے میں فرائض بھی اور نوافل بھی خاص طور پر ادا کرنے کا ماحول ہے۔ اس لیے فائدہ اٹھاؤ۔ درس کا مساجد میں بھی انتظام ہوتا ہے اور ایم ٹی اے پر بھی انتظام ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو تلاش کرنا چاہئے۔ اور پھر اس ماحول کے اثر کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ ہمیں بنانا چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کے مستقل وارث بنتے چلے جائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ مارچ 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 15/ اپریل 2024ء، صفحہ 3)

بڑی بڑی افطاریاں دکھاوے اور بدعت کا رنگ اختیار کر گئی ہیں

”یہ جو دعوتوں کے رنگ میں بڑی بڑی افطاریاں ہوتی ہیں۔ ... یہ اب دکھاوے اور بدعت کا رنگ اختیار کر گئی ہیں۔ رمضان میں تو قرآن کریم کے پڑھنے، پڑھانے، سننے، سنانے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہئے۔ ذکر الٰہی کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہئے۔عبادات کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہئے لیکن بجائے اس کے ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ مختلف قسم کے کام کر رہے ہیں وہ اپنے کاموں سے آ کر افطاریوں کی دعوتیں کھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جنہوں نے افطاریوں کی دعوت کی ہوتی ہے وہ بھی اس طرف توجہ دینے کی بجائے کہ قرآن و حدیث پڑھیں، ذکر الٰہی کریں، عبادت کی طرف توجہ دیں اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ کس طرح اچھے سے اچھا انتظام ہو، افطاری کا سامان ہو، کیسی اچھے سے اچھی افطاری تیار ہو تا کہ ان کی واہ واہ ہو کہ افطاری میں بہت کمال کر دیا۔ تو یہ چیزیں رمضان کا مقصد نہیں ہیں۔ یہ تو تقویٰ سے دُور لے جانے والی باتیں ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ مارچ 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 15/ اپریل 2024ء، صفحہ 3)

انتخاب از ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قرآنِ کریم کی تلاوت اور اس پر غور کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیے

”قرآن کریم کی رمضان کے حوالے سے ایک خاص اہمیت ہے۔ پس ہمیں بھی اس مہینے میں خاص طور پر قرآن کریم کے پڑھنے سننے، اس کی تفسیر پڑھنے سننے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ ایم ٹی اے پر بھی اس کے پروگرام آتے ہیں، درس بھی آتا ہے اس کی طرف بھی توجہ دیں۔ جب ہم قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کا ترجمہ اور اس کی تفسیر پڑھیں گے اور سنیں گے تب ہی ہم ان احکامات کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہیں جو اس میں بیان ہوئے ہیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہیں، اپنی زندگی کو قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھال سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں۔ پس اگر ہم نے رمضان کا حقیقی فیض پانا ہے تو ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت اور اس پر غور کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیے۔“

(خطبہ جمعہ 31/ مارچ 2023ء)

حقیقی روزہ ستّر سال تک اپنا اثر رکھتا ہے

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کا فضل چاہتے ہوئے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور آگ کے درمیان ستر خریف کا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے۔“

(صحیح البخاری۔ کتاب الجهاد والسیر، باب فضل الصوم فی سبیل الله، حدیث 2840)

”یعنی خزاں یا سرما کا موسم ہے تو جو فاصلہ ایک موسم اور اگلے موسم کے درمیان ہے وہ اتنا فاصلہ ہے کہ ستّر خریف کا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے یعنی ایک خریف اور دوسرے خریف میں ایک سال کا فاصلہ ہے تو اتنا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے جو ستر سالوں کے برابر ہے۔ تو یہ ہیں روزے کی برکات اور یہ ہے وہ تقویٰ جو روزہ پیدا کرتا ہے۔ یعنی روزہ صرف تیس دن کے لیے تقویٰ پیدا نہیں کرتا بلکہ حقیقی روزہ ستر سال تک اپنا اثر رکھتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 24/ اپریل 2020ء)

رمضان شریف میں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ اس لیے آیا ہے، روزے رکھنے کی طرف اس لیے تمہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ سال کے گیارہ مہینے میں جو کوتاہیاں کمیاں ان حقوق کے ادا کرنے میں ہو گئی ہیں اس مہینے میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی خاطر جائز چیزوں کو بھی چھوڑتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی خاطر بھوک پیاس برداشت کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پہلے سے بڑھ کر توجہ دیتے ہوئے، بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دیتے ہوئے پورا کرو اور جب یہ کرو گے تو اس کا نام تقویٰ ہے۔ اور یہی رمضان کا اور روزوں کا مقصد ہے اور جب انسان اس نیت اور اس مقصد کے حصول کے لیے روزے رکھے گا اور رمضان میں سے گزرے گا اور نیک نیت ہو کر گزرے گا تو پھر یہ تبدیلی عارضی نہیں ہو گی بلکہ ایک مستقل تبدیلی ہو گی۔ (خطبہ جمعہ 24/ اپریل 2020ء)

اپنے سجدوں میں، اپنی دعاؤں میں اضطرار کی حالت پیدا کرنی چاہیے

قرآنی دعائیں ہیں، مسنون دعائیں ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سکھائی ہوئی دعائیں ہیں اور اپنی زبان میں دعائیں ہیں۔ اگر ہم نے ان حالات سے باہر نکلنا ہے جو ہمارے لیے پیدا کیے گئے ہیں یا پیدا کیے جا رہے ہیں تو ان کی طرف ہمیں بہت توجہ کرنی چاہیے۔ پاکستان میں یا بعض دوسرے ملکوں میں آزادی سے ہم نماز نہیں ادا کر سکتے۔ آزادی سے ہم اپنے عشقِ رسولؐ ظاہر نہیں کر سکتے۔ آزادی سے ہم خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے۔ آزادی سے ہم کسی بھی قسم کے اسلامی شعائر کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ... اور آج احمدی ہی ہیں جو ان ابتلاؤں سے گزر رہے ہیں... کوئی ذاتی خواہشات تو نہیں، کوئی ذاتی جرم تو نہیں جن کی سزائیں مل رہی ہیں۔ یہ تو ابتلاؤں میں سے ہمیں گزارا جا رہا ہے۔ پس ان دنوں میں اور ہمیشہ اپنی زبانوں کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی سے تر رکھنا چاہیے۔ اپنے سجدوں میں، اپنی دعاؤں میں اضطرار کی حالت پیدا کرنی چاہیے۔ (خطبہ جمعہ 5/ اپریل 2024ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پورے ہونے والے چند الہامات کا تذکرہ

مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ جرمنی

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ آپؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مکالمہ ومخاطبات کا سلسلہ جاری رکھا۔ جن کو آپ نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا۔ اُن میں سے بے شمار الہامات ومخاطبات اپنے وقت پر پورے ہوئے۔ صرف چھ یہاں پیش کیے جا رہے ہیں جو کہ پورے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو حقیقۃ الوحی میں درج فرمایا ہے۔

اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ حرج بھی

”ایک دفعہ مجھے لدھیانہ سے پٹیالہ جانے کا اتفاق ہوا اور میرے ساتھ وہی شیخ حامد علی اور دوسرا شخص فتح خان نام ساکن ایک گاؤں متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور کا اور تیسرا شخص عبد الرحیم نام ساکن انبالہ چھاؤنی تھا اور بعض اور بھی تھے جو یاد نہیں رہے۔ جس صبح ہم نے ریل پر سوار ہونا تھا مجھے الہام کے ذریعہ سے بتایا گیا تھا کہ اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ حرج بھی۔ میں نے اپنے ان تمام ہمراہیوں کو کہا کہ نماز پڑھ کر دعا کرلو کیونکہ مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ چنانچہ سب نے دعا کی اور پھر ہم ریل پر سوار ہو کر ہر ایک طور کی عافیت سے پٹیالہ میں پہنچ گئے۔....

لیکن جب واپس آنے کا ارادہ ہوا تو وہی وزیر صاحب مع اپنے بھائی سید محمد حسین صاحب کے جو شاید ان دنوں میں ممبر کونسل ہیں، مجھے ریل پر سوار کرنے کے لئے اسٹیشن پر میرے ہمراہ گئے اور اُن کے ساتھ نواب علی محمد خان صاحب مرحوم جھجر والے بھی تھے۔ جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو ریل کے چلنے میں کچھ دیر تھی، میں نے ارادہ کیا کہ عصر کی نماز یہیں پڑھ لوں، اس لئے میں نے چوغہ اتار کر وضو کرنا چاہا اور چوغہ وزیر صاحب کے ایک ملازم کو پکڑا دیا اور پھر چوغہ پہن کر نماز پڑھ لی اور اس چوغہ میں زاد راہ کے طور پر کچھ روپیہ تھے اور اسی میں ریل کا کرایہ بھی دینا تھا جب ٹکٹ لینے کا وقت آیا تو میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا کہ تا ٹکٹ کے لئے روپیہ دوں تو معلوم ہوا کہ وہ رومال جس میں روپیہ تھا گم ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چوغہ اُتارنے کے وقت کہیں گر پڑا، مگر مجھے بجائے غم کے خوشی ہوئی کہ ایک حصہ پیشگوئی کا پورا ہوگیا۔ پھر ہم ٹکٹ کا انتظام کر کے ریل پر سوار ہوگئے جب ہم دوراہہ کے اسٹیشن پر پہنچے تو شاید اُس وقت دس بجے رات کا وقت تھا اور وہاں صرف پانچ منٹ کے لئے ریل ٹھیرتی تھی میرے ایک ہمراہی شیخ عبد الرحیم نے ایک انگریز سے پوچھا کہ کیا لودہانہ آ گیا؟ اُس نے شرارت سے یا کسی اپنی خود غرضی سے جواب دیا کہ ہاں آ گیا، تب ہم مع اپنے تمام اسباب کے جلد جلد اُتر آئے۔ اتنے میں ریل روانہ ہوگئی۔ اُترنے کے ساتھ ہی ایک ویرانہ سا اسٹیشن دیکھ کر پتہ لگ گیا کہ ہمیں دھوکہ دیا گیا وہ ایسا ویرانہ اسٹیشن تھا کہ بیٹھنے کے لئے چارپائی بھی نہیں ملتی تھی اور نہ روٹی کا سامان ہوسکتا تھا۔ مگر اس امر کے خیال سے کہ اس حرجہ کے پیش آنے سے دوسرا حصہ پیشگوئی کا بھی پورا ہوگیا اس قدر مجھے خوشی ہوئی کہ گویا اس مقام میں کسی نے ہمیں بھاری دعوت دی اور گویا ہر ایک قسم کا خوش مزہ کھانا ہمیں مل گیا۔ بعد اس کے اسٹیشن ماسٹر اپنے کمرہ سے نکلا۔ اُس نے افسوس کیا کہ کسی نے ناحق شرارت سے آپ کو حرج پہنچایا اور کہا کہ آدھی رات کو ایک مال گاڑی آئے گی اگر گنجائش ہوئی تو میں اس میں بٹھادوں گا۔ تب اُس نے اس امر کے دریافت کے لئے تار دی اور جواب آیا گنجائش ہے تب ہم آدھی رات کو سوار ہو کر لودہانہ میں پہنچ گئے گویا یہ سفر اسی پیشگوئی کے لئے تھا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 257)

تُو ایک دردناک ران دیکھے گا

”ایک دفعہ میں اپنے اُس چوبارہ میں بیٹھا ہوا تھا جو چھوٹی مسجد سے ملحق ہے جس کا نام خدا تعالیٰ نے بیت الفکر رکھا ہے اور میرے پاس میرا ایک خدمتگار حامد علی نام پیر دبا رہا تھا۔ اتنے میں مجھے الہام ہوا تَـرٰی فَخْذًا اَلِیْمًا یعنی تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔ میں نے حامد علی کو کہا کہ اس وقت مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ اُس نے مجھے یہ جواب دیا کہ آپ کے ہاتھ پر ایک پھنسی ہے۔شائد اسی کی طرف اشارہ ہو۔ میں نے اُس کو کہا کہ کجا ہاتھ اور کجا ران یہ خیال بیہودہ اور غیر معقول ہے اور پھنسی تو درد بھی نہیں کرتی اور نیز الہام کے یہ معنی ہیں کہ تو دیکھے گا، نہ کہ اب دیکھ رہا ہے۔ بعد اس کے ہم دونوں چوبارہ پر سے اُترے۔ تابڑی مسجد میں جا کر نماز پڑھیں اور نیچے اُتر کر میں نے دیکھا کہ دو شخص گھوڑے پر سوار میری طرف آرہے ہیں دونوں بغیر کاٹھی کے دو گھوڑوں پر سوار تھے اور دونوں کی عمر بیس برس سے کم تھی، وہ مجھے دیکھ کر وہیں ٹھیر گئے اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ میرا بھائی جو دوسرے گھوڑے پر سوار ہے دردِ ران سے سخت بیمار ہے اور سخت لاچار ہے۔ اس لئے ہم آئے ہیں کہ آپ ان کے لئے کوئی دوا تجویز کریں۔ تب میں نے حامد علی کو کہا کہ الحمد للہ کہ میرا الہام اس قدر جلد پورا ہوا کہ صرف اسی قدر دیر لگی کہ جس قدر زینہ پر سے اُترنے میں دیر لگی ہے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 244)

جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا تمام سامان اس کا میں آپ کروں گا

”خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ الہام ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الصِّهْرَ وَالنَّسَبَ۔یعنی اس خدا کو تعریف ہے جس نے تمہیں دامادی اور نسب دونوں طرف سے عزت دی، یعنی تمہاری نسب کو بھی شریف بنایا اور تمہاری بیوی بھی سادات میں سے آئے گی۔ یہ الہام شادی کے لئے ایک پیشگوئی تھی جس سے مجھے یہ فکر پیدا ہوا کہ شادی کے اخراجات کو کیوں کر میں انجام دوں گا کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں اور نیز کیونکر میں ہمیشہ کے لئے اس بوجھ کا متحمل ہوسکوں گا۔ تو میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں۔ تب یہ الہام ہوا کہ:

ہر چہ باید نو عروسی را ہمہ ساماں کنم
وآنچہ درکار شما باشد عطائے آں کنم

یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا تمام سامان اس کا میں آپ کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی رہے گی آپ دیتا رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا شادی کے لئے جو کسی قدر مجھے روپیہ درکار تھا اُن ضروری اخراجات کے لئے منشی عبد الحق صاحب اکاؤنٹنٹ لاہور نے پانچ سو روپیہ مجھے قرضہ دیا اور ایک اور صاحب حکیم محمد شریف نام ساکن کلانور نے جو امرتسر میں طبابت کرتے تھے دو سو روپیہ یا تین سو روپیہ مجھے بطور قرضہ دیا۔ اُس وقت منشی عبد الحق صاحب اکاؤنٹنٹ نے مجھے کہا کہ ہندوستان میں شادی کرنا ایسا ہے جیسا کہ ہاتھی کو اپنے دروازہ پر باندھنا۔ میں نے اُن کو جواب دیا کہ ان اخراجات کا خدا نے خود وعدہ فرمایا ہے۔ پھر شادی کرنے کے بعد سلسلہ فتوحات کا شروع ہو گیا اور یا وہ زمانہ تھا کہ بباعث تفرقہ وجوہ معاش پانچ سات آدمی کا خرچ بھی میرے پر ایک بوجھ تھا اور یا اب وہ وقت آ گیا کہ بحساب اوسط تین سو آدمی ہر روز مع عیال و اطفال اور ساتھ اس کے کئی غربا اور درویش اس لنگرخانہ میں روٹی کھاتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 247-248)

جب تُو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے

”ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا تب اُس وقت مجھے غنودگی آگئی اور میں زمین پر بیتابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بے تابی کی حالت میں اُس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آ گئی۔ جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام ونشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا: اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 246-247)

جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ (امور معاش) کھل جائیں گے

”ایک دفعہ نواب علی محمد خان مرحوم رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ ”میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں“ آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔ جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط اُن کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے اور اُن کو بشدت اعتقاد ہو گیا۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا اور جس گھڑی اُنہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اُسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط اُن کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب میں نے بلا توقف اُن کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے۔ دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط ان کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی۔ اور اُن کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ وہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے اور انہوں نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کتاب میں وہ دونوں نشان متذکرہ بالا درج کر دئے اور ہمیشہ اُن کو پاس رکھتے تھے جب میں پٹیالہ میں گیا اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ جب وزیر سید محمد حسن صاحب کی ملاقات ہوئی تو اتفاقاً سلسلہ گفتگو میں وزیر صاحب اور نواب صاحب کا میرے خوارق اور نشانوں کے بارہ میں کچھ تذکرہ ہوا تب نواب صاحب مرحوم نے ایک چھوٹی سی کتاب اپنی جیب میں سے نکال کر وزیر صاحب کے سامنے پیش کر دی اور کہا کہ میرے ایمان اور ارادت کا باعث تو یہ دو پیشگوئیاں ہیں جو اس کتاب میں درج ہیں اور جب کچھ مدت کے بعد اُن کی موت سے ایک دن پہلے میں اُن کی عیادت کے لئے لدھیانہ میں اُن کے مکان پر گیا تو وہ بواسیر کے مرض سے بہت کمزور ہو رہے تھے اور بہت خون آ رہا تھا اس حالت میں وہ اُٹھ بیٹھے اور اپنے اندر کے کمرہ میں چلے گئے اور وہی چھوٹی کتاب لے آئے اور کہا کہ یہ میں نے بطور حرزِ جان رکھی ہے اور اس کے دیکھنے سے میں تسلی پاتا ہوں اور وہ مقام دکھلائے جہاں دونوں پیشگوئیاں لکھی ہوئی تھیں۔ پھر جب قریب نصف کے یا زیادہ رات گذری تو وہ فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ میں یقین رکھتا ہوں کہ اب تک اُن کے کتب خانہ میں وہ کتاب ہو گی۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 257-258)

خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کیا کرتا

"ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بے حس ہو گیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی اور چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں، اس لئے مجھے خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں ساتھ ہی سخت درد تھی۔ دل میں گھبراہٹ تھی کروٹ بدلنا مشکل تھا۔ رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتت اعداء کا خیال آیا، مگر محض دین کے لئے نہ کسی اَور امر کے لئے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ موت تو ایک امر ضروری ہے۔ مگر تو جانتا ہے کہ ایسی موت اور بے وقت موت میں شماتت اعداء ہے۔ تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا: اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْزِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کیا کرتا۔ پس اُسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے۔ کہ میں اُس پر افترا کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں کہ اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آ گئی۔ اور پھر ایک دفعہ جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مرض کا نام و نشان نہیں رہا۔ تمام لوگ سوئے ہوئے تھے اور میں اُٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرت عظیم کو دیکھ کر رونا آیا کہ کیسا قادر ہمارا خدا ہے۔ اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اُس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی اور کیا بدنصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لائے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 245-246)

رمضان تحریکِ جدید والا ہو اور تحریکِ جدید رمضان والا ہو

ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان تحریکِ جدید والا ہو اور تحریکِ جدید رمضان والا ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریکِ جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والا ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریکِ جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریکِ جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں۔ اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریکِ جدید نہیں۔"

(تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل، صفحہ 582)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرآن مجید سے محبت اور ہمارے لئے لائحہ عمل

محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝ (سورۃ الحجر 10:15)

یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہ وعدہ ہمیں خوشخبری دیتا ہے کہ تاریکی کا یہ دَور اب لمبا نہ ہو گا بلکہ روشنی کا سفر شروع ہو گا اور ایسا وجود جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوا ہے وہ اس قرآن حکیم کی خدمت کرے گا اور اس کو عملی صورت میں بھی دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اور اس پر پڑی زمانے کی غبار صاف کرے گا اور اس کی حقیقی تعلیم سے دنیا کو منور کرے گا۔

وہ مبارک وجود ہمارے اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ جنہوں نے ان لوگوں کو جو قرآن کی تعلیم کو چھوڑ کر مختلف راستوں پر سرگرداں تھے راہ مستقیم دکھائی۔ اور اس صراط مستقیم میں موجود ہر قسم کی بھلائی سے روشناس کروایا اور خدائے رحمٰن کی طرف سے الہام پا کر ان پر واضح کیا کہ

اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰن

یعنی تم لوگ بھلائیوں کی خاطر قرآن مجید کو چھوڑ کر دوسری راہوں کی طرف کیوں جاتے ہو حالانکہ ہر قسم کی بھلائی تو قرآن میں ہے۔ اور حقیقی اور کامل نجات کی راہیں تو قرآن نے کھولی ہیں۔ ہاں اس کو حاصل کرنے کے لیے تدبر سے پڑھنا اور اس سے پیار کرنا ضروری ہے۔

قرآن کریم سے عشق و محبت کا اظہار تو عام طور پر ہر مسلمان کرتا ہے۔ لیکن جس زمانے میں امام الزمان امام مہدی علیہ السلام کی بعثت ہوئی اس زمانے میں قرآن کریم سے عشق و محبت ایک اور ہی رنگ اختیار کر چکا تھا۔ اب قرآن سے محبت کا اظہار اس کو قیمتی سے قیمتی ریشمی غلافوں میں بند کر کے کیا جا رہا تھا۔ اس کو اونچے طاقچوں میں سجایا جاتا تھا کہ اس کی طرف پیچھا نہ ہو۔ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کردہ حدیث نبوی کا عملی اظہار اب ہو رہا تھا جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ لوگوں پر عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی صرف تحریر ہی رہ جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی تعلیمات کو ان کے صحیح معانی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا تا کہ ان پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اگر ہم خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا چاہتے ہیں، اگر ہم اپنی دنیا و عاقبت کو سنوارنا چاہتے ہیں تو یہ چیزیں یاد رکھنی چاہئیں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قرآن کریم ہی وہ ذریعہ ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس معرفت کو سمجھنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے اور مقرر کردہ کسی راہنما کی ضرورت ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

جس گہرائی سے آپؑ نے ہمیں قرآن کریم کے مقام اور اہمیت سے آگاہی دی ہے وہی ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کا فہم و ادراک دیتی ہے۔ پس بڑے غور سے ہمیں ان باتوں کو سننے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ مارچ 2023ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات، جو قرآن مجید کی عظمت اور عشق میں ڈوبی ہوئی ہیں ان کے چند نمونے درج ذیل ہیں۔

”یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ مَیں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر مَیں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 442-443)

”اس کے دقائق تو بحر ذخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی

نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اس صداقت کو اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائق اور معارف قرآنی کو اس قدر بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صادق کی تسلی اور تشفی کے لئے بحر عظیم کی طرح جوش مار رہے ہیں۔"

(براہین احمدیہ، حصہ دوم۔ روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 663-665، حاشیہ نمبر 11)

یہی وہ دبی ہوئی چنگاری تھی جس سے قرآن کے شعلہ جوالہ نے جنم لینا تھا۔ جو خدا اور رسول کریم ﷺ کی محبت سے سرشار تھا اور اسی کے طفیل قرآن سے وہ بے پناہ عشق کیا جس کی کوئی نظیر گزشتہ صدیوں میں نہیں پائی جاتی تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور شعر ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اس شعر کی وضاحت کرتے ہوئے قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں۔

"یعنی قرآن کی خوبیاں تو ظاہر و عیاں ہیں مگر اس کے ساتھ میری محبت کی اصل بنیاد اس بات پر ہے کہ اے میرے آسمانی آقا! وہ تیری طرف سے آیا ہوا مقدس صحیفہ ہے جسے بار بار چومنے اور اس کے ارد گرد طواف کرنے کے لئے میرا دل بے چین رہتا ہے۔"

(سیرت طیبہ: سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخشاں پہلو، صفحہ 11)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے جو کچھ اپنی خوبیوں کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ تمام حسن اور محبوبانہ اخلاق کے بیان میں ہے اور اس کے پڑھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے کو خدا کا عاشق بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہزار ہا عاشق بنائے اور میں بھی ان میں سے ایک ناچیز بندہ ہوں۔"

(ضمیمہ چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 431)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قرآن مجید کے عشق میں ڈوبی ایک عربی تحریر کا راقم الحروف نے اردو ترجمہ کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ ایک لاثانی موتی ہے اس کا ظاہر بھی نور ہے اس کا باطن بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ اور کلمہ میں نور ہے وہ ایک روحانی جنت ہے جس کے خوشے پھلوں سے جھکے ہوئے ہیں اور اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں...اگر قرآن نہ ہوتا تو مجھے میری زندگی کا مزہ نہ آتا۔ میں نے اس کے حسن کو ہزاروں یوسفوں سے بڑھ کر پایا۔"

(ترجمہ از عربی۔ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 545)

عشق و محبّت کا تقاضا ہے کہ انسان جس سے محبّت کرتا ہے اپنے آپ کو اس کے رنگ میں رنگین کر لے اور اپنے وجود کو مٹا کر اپنے معشوق میں گم ہوجائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ کی اوّلین محبّت خدا تعالیٰ کی ذات سے تھی اور آپ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبّت اور اس کے عشق میں فنا کر لیا تھا۔ دوسرے نمبر پر محبّتِ رسول ﷺ آپ کے جسم و جان میں خون کی طرح دوڑ رہی تھی کیونکہ اس پاک وجود کے ذریعہ آپ نے اپنے ربّ کو پہچانا۔ تیسرے نمبر پر آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآنِ شریف سے عشق تھا کیونکہ یہ آپ کے محبوب کا کلام ہے جس کے ذریعہ آپ نے اپنے محبوب کا چہرہ دیکھا۔ چنانچہ آپ کی تحریر و تقریر اور نظم و نثر میں عشق و محبّت کے یہ تینوں رنگ بہت نمایاں ہیں۔

حضورؑ قرآن کی روحانی تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے، وہ بجز قرآنِ شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو مَیں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو مَیں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصّوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے۔ وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہوجاتے ہیں، وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہوجاتا ہے، خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا مَیں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی اور حجاب کس دوا سے اُٹھے گا۔ مَیں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدّت سے مہر لگا چکی ہیں۔ سو یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے مہر نہیں بلکہ محرومی کی وجہ سے انسان ایک حیلہ پیدا کر لیتا ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں

کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا محبوب دیکھ سکیں۔ مَیں جوان تھا۔ اب بوڑھا ہوا مگر مَیں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔"

(سلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 442- 443)

آپؑ کی قرآن مجید سے گہری محبت کے بہت سے واقعات ہیں جن میں سے چند بیان کرتی ہوں۔

آپؑ کے بچپن کے ساتھی لالہ ملاوامل کی گواہی ہے۔ آپؑ کو قرآن سے بھی خاص عشق تھا۔ آپؑ ہمیشہ رات کو دو تین بجے کے قریب اٹھتے اور نماز شروع کر دیتے بہت اطمینان سے نماز پڑھ کر پھر قرآن شریف پڑھتے۔ پھر صبح کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو جاتے۔ اس سونے کو آپؑ نوری ٹھونکا کہتے۔ اس کے بعد سیر کو جاتے اور سیر میں بھی دینی باتوں میں مصروف رہتے۔

(روزنامہ الفضل قایان۔ 24/ دسمبر 1935ء، صفحہ 5)

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

"ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پالکی میں بیٹھ کر قادیان سے بٹالہ تشریف لے جا رہے تھے اور یہ سفر پالکی کے ذریعہ قریبا پانچ گھنٹے کا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے قادیان سے نکلتے ہی اپنی حمائل شریف کھول لی اور سورۂ فاتحہ کو پڑھنا شروع کیا اور برابر پانچ گھنٹے تک اسی سورہ کو اس استغراق کے ساتھ پڑھتے رہے کہ گویا وہ ایک وسیع سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں آپ اپنے ازلی محبوب کی محبت ورحمت کے موتیوں کی تلاش میں غوطے لگا رہے ہیں۔"

(سیرۃ المہدی، حصہ اول۔ صفحہ 11-12)

حضرت مولوی رحیم بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں قادیان میں آیا۔ حضور جس کمرے میں تشریف رکھتے تھے۔ خاکسار اس کمرے کے باہر سویا ہوا تھا۔ رات کو عاجز کی آنکھ کھلی تو کیا سنتا ہوں کہ حضور چلا چلا کر قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب سے عشق کا اظہار کرتا ہے۔ حضور کے عشق کی کیفیت عاجز کے بیان سے باہر ہے۔

(الحکم، قادیان۔ 21/ جولائی 1934ء، صفحہ 4)

آپ کے بڑے فرزند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ: "آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا۔ اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے"۔ وہ کہتے ہیں کہ" میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو۔"

(حیات طیبہ از شیخ عبدالقادر، سابق سوداگرمل، صفحہ 14)

الٰہی کتاب کا مقصد خدا سے ملانا ہے اپنے خالق اور مالک سے تعلق پیدا کرنا ہے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور ان سب کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔"

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن ، جلد 23، صفحہ 308۔309)

حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اور لوگ تو کوئی مضمون لکھیں تو مختلف کتابیں دیکھتے اور ادھر ادھر سے اپنے مطلب کی باتیں اخذ کر کے مضمون لکھتے ہیں اور کبھی قرآن شریف کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن حضرت صاحب کو میں نے دیکھا ہے۔ مضمون لکھنا ہو یا کوئی کتاب تو اس سے قبل آپ بالضرور مقدم طور پر قرآن شریف کو پڑھتے اور اکثر دفعہ میں نے دیکھا کہ سارے کا سارا قرآن شریف پڑھتے اور خوب غور و خوض فرماتے پھر کچھ لکھتے گویا آپ کی ہر تحریر قرآن شریف پر مبنی ہوتی۔ جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ آپ نے جو کچھ لکھا۔ وہ قرآن ہی کے مطالب بیان کئے۔

اگرچہ سارے قرآن شریف کے ساتھ آپ کو تعلق تھا لیکن بالخصوص سورہ فاتحہ کے ساتھ آپ کو بہت تعلق تھا۔ کوئی مضمون ایسا نہیں جس میں آپ نے سورہ فاتحہ سے کچھ نہ کچھ استنباط اور استدلال کر کے پیش نہ کیا ہو۔ اعجاز المسیح نام ایک کتاب سورہ فاتحہ کی تفسیر میں عربی زبان میں لکھی۔ ایسا ہی براہین احمدیہ میں بھی ایک حصہ سورہ فاتحہ کی تفسیر پر صرف فرمایا اور اور جگہوں پر بھی بالخصوص اس کی تفسیر و مطالب کو بیان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 15/ جنوری 1926ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے قرآن مجید ایک اکسیر کی حیثیت رکھتا تھا۔ تلاوت قرآن مجید سے آپ کو راحت اور آرام ملتا تھا۔ سیرۃ المہدی میں

درج ہے:

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جس دن شب کو عشاء کے قریب حسین کامی نامی سفیر روم قادیان آیا، اس دن نماز مغرب کے بعد حضرت صاحب مسجد مبارک میں شاہ نشین پر احباب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ آپ کو دوران سر کا دورہ شروع ہوا اور آپ شاہ نشین سے اتر کر فرش پر لیٹ گئے اور بعض لوگ آپ کو دبانے لگ گئے۔حضور نے دیر میں سب کو ہٹا دیا۔ جب اکثر دوست وہاں سے رخصت ہو گئے تو آپ نے مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم سے فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔مولوی صاحب مرحوم دیر تک خوش الحانی سے قرآن شریف سناتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کو افاقہ ہوگیا“

(سیرۃ المہدی، حصہ دوم، صفحہ 439۔ روایت نمبر 462)

یہ تھی آپؑ کی قرآن مجید سے گہری محبت کہ تلاوت سن کر حضور علیہ السلام کو افاقہ ہوگیا۔ گویا محبوب کے محبوب کلام کو محبوبیت کے رنگ میں پڑھا گیا تو عاشق جاں نثار نے نہایت محویت کے عالم میں اس کلام کو سنا جس سے آپ کا رواں رواں سرشار ہوگیا اور شدید جسمانی تکلیف پر کلام الٰہی کی لذت غالب آ گئی۔

سچے عشق کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین کرلے اور اپنے وجود کو مٹا کر اپنے معشوق میں گم ہوجائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شدید خواہش تھی کہ آپ کے ماننے والے بھی قرآن کے نور سے سرشار ہو جائیں اور اسی کی تاکید آپ نے بارہا اپنی پیاری جماعت کو بڑی محبت سے کی۔

شاعری قلبی کیفیات کے اظہار کا نام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ ملکہ ہے۔

حضور علیہ السلام نے قرآن کریم کے نور کو پہلے اپنے اندر جذب کیا۔ پھر اس کو پھیلانے کے لیے خود مینارۂ نور بن گئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اشعار جن میں اللہ تعالیٰ، قرآن کریم، نبی کریمؐ اور دین اسلام کا ذکر ہے وہ خاص طور پر عشق و محبت، جذب وخلوص، معارف وحقائق اور شیرینی و حلاوت سے بھرے ہوئے ہیں اور اہل ذوق کو بار بار اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ لاریب حضور علیہ السلام کے منظوم کلام میں جو زورِ بیان اور شوکت الفاظ پائی جاتی ہے وہ متقدمین اور متاخرین کے منظوم کلام میں کہیں نہیں پائی جاتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرآن شریف کی شان میں چند اردو اشعار بطور نمونہ ذیل میں درج کر رہی ہوں جن کے لفظ لفظ اور حرف حرف سے عشق و محبت کا اظہار ہو رہا ہے جو ہر پڑھنے والے کے قلب وروح کو گرمانے کے لیے کافی ہے۔

شکرِ خدائے رحماں! جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کھلا یہی ہے

کیا وصف اُس کے کہنا ہر حرف اُس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
خالی ہیں اُن کی قابیں خوانِ ھُدیٰ یہی ہے

اُس نے خدا ملایا وہ یار اُس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گزریں اَب دن چڑھا یہی ہے

کہتے ہیں حسنِ یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دِلبری میں سب سے سوا یہی ہے

یوسف تو سُن چکے ہو اِک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 455)

حضرت یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیات احمدؑ میں تحریر فرماتے ہیں:

قرآن مجید کی تلاوت اس پر تفکّر کی بہت عادت تھی۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپؑ کے پاس ایک قرآن مجید تھا۔ اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو گا۔اس قدر تلاوت قرآن مجید کا شوق اور جوش ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی اس مجید کتاب سے کس قدر محبت اور تعلق تھا۔ اور آپؑ کو کلام الٰہی سے کیسی مناسبت اور دلچسپی تھی۔ اسی تلاوت اور پُرغور مطالعہ نے آپ کے اندر قرآن مجید کی صداقت اور عظمت کے اظہار کے لئے ایک جوش پیدا کر دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے علوم قرآنی کا ایک بحر ناپیدا کنار آپ کو بنا دیا تھا۔ جو علم کلام آپ کو دیا گیا اس کی نظیر پہلوں میں نہیں ملتی.....غرض ایک تو قرآن مجید کے ساتھ غایت درجہ کی محبت تھی۔ اور اس کی عظمت اور صداقت کے اظہار کے لئے ایک رَو بجلی کی طرح آپ کے اندر دوڑ رہی تھی۔جس کا ظہور بہت جلد ہوگیا۔قرآن مجید کے ساتھ محبت اور عشق کے اظہار میں آپ کا فارسی، عربی، اردو کلام شاہد ناطق ہے۔ ایسے رنگ اور اسلوب سے قرآن کریم کی مدح کی ہے کہ دوسروں کو وہ بات نصیب نہیں ہوئی۔

(حیات احمد، جلد اوّل، حصہ دوم، صفحہ 172-173)

قرآن کریم سے عشق و محبت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے نثر میں تو قرآن کی خوبیوں اور عظمتوں کا ذکر کیا ہی ہے۔ نظم میں بھی فرمایا۔ اور اس میں آپؑ ایک امتیازی اور منفرد شان کے حامل ہیں۔ شاذ ہی پہلے کبھی کسی نے قرآن کریم کے محاسن اور حسن وجمال کا تذکرہ نظم میں کیا ہو۔ آپ نے عربی، فارسی اور اردو

اشعار میں بھی قرآن کے حسن و جمال کا ذکر کیا ہے۔آپ کی تحریر اور واقعات سے آپ کی قرآن مجید سے دلی محبت عیاں ہوتی ہے اور آپ نے ہمارے لئے بھی یہی لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار حاصل کرسکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے نہایت محبت اور درد سے فرماتے ہیں:

”تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 13-14)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلامؑ چاہتے تھے کہ آپ کی جماعت قرآن مجید کو اپنا لائحۂ عمل بنا لے۔ آپ کے یہ الفاظ بہت غور سے پڑھنے اور عمل کرنے کے لئے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

”میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو ابتدائے قرآن مجید میں متقیوں کے صفات بیان فرمائے ہیں ان کو معمولی صفات میں رکھا ہے لیکن جب انسان قرآنِ مجید پر ایمان لا کر اسے اپنی ہدایت کے لیے دستور العمل بناتا ہے تو وہ ہدایت کے اُن اعلیٰ مدارج اور مراتب کو پالیتا ہے جو ھُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرۃ 2:3) میں مقصود رکھے ہیں۔

قرآنِ شریف کی اس علت غائی کے تصور سے ایسی لذت اور سرور آتا ہے کہ الفاظ میں ہم اس کو بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور قرآن مجید کے کمال کا پتہ لگتا ہے۔“

(ملفوظات۔ جلد 8، صفحہ 317-318، ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآن مجید کی محبت عطا کرے، اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہمیں بھی وہ نورِ ایمان اور نورِ فراست حاصل ہو جائے جو قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ وابستہ ہونے کی صورت میں اُس کے مقربین کو دیا جاتا ہے۔ آمین!

فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے؟

[وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط (سورۃ البقرۃ 2:185)] ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے، تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے، اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے، اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

(ملفوظات۔ جلد چہارم، صفحہ 258، ایڈیشن 1984ء)

مسیحؑ کے آنے کا اِنتظار۔ کب تک؟

محترمہ زاہدہ ساجد صاحبہ امریکہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا نزول مسلمانوں اور غیر مذاہب کے لئے یکساں اہمیت رکھتا ہے۔ اِس بات پر تو سب اتفاق کرتے ہیں کہ یہ نزول اُس وقت ہو گا۔جب یہ دنیا انسان کے اپنے خود غرضانہ رویہ کے نتائج میں شدید بحرانوں کا شکار ہو گی۔ یہ زمانہ جنگوں، بیماریوں، قدرت کی بھیجی ہوئی آسمانی اور زمینی آفات کا زمانہ ہو گا۔

لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد سے لے کر مسیح کے دوبارہ موعود ہونے تک کے درمیانی زمانہ میں کیا ہو گا۔ اور وہ کون سا زمانہ ہو گا۔ اُن تفاصیل پر سب اختلاف کرتے ہیں۔ اسلام اور عیسائیت میں اس رائے کی بناء پر بہت سے نئے فرقے قائم ہوئے۔ بہت سے آئے جنہوں نے جھوٹے دعوے کئے اور نیست و نابود ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچر لاہور (3 ستمبر 1904ء) میں فرماتے ہیں:

”سو مَیں زور سے کہتا ہوں کہ میرا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اِسی شان کا ہے کہ ہر ایک پہلو سے چمک رہا ہے۔ اوّل اِس پہلو کو دیکھو کہ میرا دعویٰ منجانب اللہ ہونے کا اور نیز مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہونے کا قریباً ستائیس برس سے ہے۔یعنی اس زمانہ سے بھی بہت پہلے ہے کہ جب براہین احمدیہ ابھی تالیف نہیں ہوئی تھی۔ اور پھر براہین احمدیہ کے وقت میں وہ دعویٰ اسی کتاب میں لکھ کر شائع کیا گیا جس کو چوبیس برس کے قریب گزر چکے ہیں۔

اب دانا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ جھوٹ کا سلسلہ اس قدر لمبا نہیں ہوسکتا اور خواہ کوئی محض کیسا ہی کذّاب ہو وہ ایسی بدذاتی کا اس قدر دور دراز مدّت تک جس میں ایک بچہ پیدا ہو کر صاحب اولاد ہوسکتا ہے طبعًا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ ماسوائے اس کے اس بات کو کوئی عقل مند قبول نہیں کرے گا کہ ایک شخص قریباً ستائیس برس سے خدا تعالیٰ پر افترا کرتا ہے اور ہر ایک صبح اپنی طرف سے الہام بنا کر اور محض اپنی طرف سے پیشگوئیاں تراش کر کے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے اور ہر ایک دن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ الہام کیا ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے۔ حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اس بات میں جھوٹا ہے۔ نہ اس کو کبھی الہام ہوا اور نہ خدا تعالیٰ اُس سے ہمکلام ہوا۔ اور خدا اس کو ایک لعنتی انسان سمجھتا ہے مگر پھر بھی اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی جماعت کو ترقی دیتا ہے۔ اور ان تمام منصوبوں اور بلاؤں سے اُسے بچاتا ہے جو دشمن اس کیلئے تجویز کرتے ہیں۔ پھر ایک اَور دلیل ہے جس سے میری سچائی روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے اور میرا منجانب اللہ ہونا بپایۂ ثبوت پہنچتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اُس زمانہ میں جبکہ مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا یعنی براہین احمدیہ کے زمانہ میں جبکہ میں ایک گوشۂ تنہائی میں اس کتاب کو تالیف کر رہا تھا اور بجز اس خدا کے جو عالم الغیب ہے کوئی میری حالت سے واقف نہ تھا تب اس زمانہ میں خدا نے مجھے مخاطب کر کے چند پیشگوئیاں فرمائیں جو اسی تنہائی اور غربت کے زمانہ میں براہین احمدیہ میں چھپ کر تمام ملک میں شائع ہوگئیں۔“

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 188-189)

مضمون کا مرکزی نقطۂ نظر

یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِس مضمون کو لکھنے کے مرکزی نقطۂ نظر کو واضح کر دیا جائے۔ مضمون کا مرکز وہ پیش گوئیاں ہیں جو عیسائی یا یہودی مذہب سے تعلق رکھنے والوں نے کیں۔ اُن کا تذکرہ وقت کی ترتیب (Chronological Order) کے مطابق ہے۔اِس مضمون میں صرف اُن پیشگوئیوں کا احاطہ کیا گیا ہے جو قادیان (انڈیا) میں حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعوئ مسیحیت کا زمانہ بنتا ہے۔مقصد یہ باور کروانا ہے کہ مغربی خطے میں جب عیسائیت کی دنیا تواریخ کے تعین میں الجھی ہوئی تھی اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گوہر نادر کو مشرق میں اتار چکا تھا مگر پھر بھی اندھوں کو روشنی نظر نہیں آتی۔

پیو تحقیقاتی ادارے (Pew Research Center) کے 2010ء کے اعداد و شمار کے مطابق 41 فیصد امریکی عیسائی یہ خیال کرتے ہیں کہ مسیح کو 2050ء تک آجانا چاہئے۔ اگرچہ یہ اعداد وقت کے اعتبار سے کچھ پرانے معلوم ہوتے ہیں مگر یہ ضرور ظاہر کرتے ہیں کہ ایک بڑی تعداد عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی اب بھی اس انتظار میں ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔اور نہ صرف روحانی تربیت کریں گے اور دنیاوی آفات سے بھی نجات دلائیں گے۔ بلکہ یہ زمانہ

دنیاوی امن اور خوشحالی کا زمانہ ہو گا۔

مسیح کے نزول ثانی کے متعلق عیسائی علماء کی پیش گوئیاں

عیسائی فرقوں کی پیش گوئیوں میں:

- مسیح کے آنے سے پہلے کا سات سال کا عرصہ سخت اضطراب اور مصائب کا زمانہ ہو گا۔ اس میں خاص طور پر " جنگیں، جنگوں کی افواہیں، وبائی امراض اور زلزلوں کا مختلف جگہوں پر آنا نمایاں طور پر ہو گا۔
- مسیح کا نزولِ ثانی یا تو روحانی ہو گا یا جسمانی، مختلف فرقوں میں اختلافِ رائے ہے۔
- مسیح کی حکومت ایک ہزار سال تک ہو گی۔ یہ امن اور خوشحالی کا زمانہ ہو گا۔ تفاصیل پر اختلاف ہے۔
- مسیح کی حکومت کا قیام کیسے ہو گا۔ کیا مسیح کی واپسی روحانی ہو گی یا جسمانی۔ اسے دو گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ کچھ کا عقیدہ ہے کہ مسیح خود آ کر شیطان کو جکڑے گا اور دنیا کو برائی سے پاک کر کے امن کا گہوارہ بنادے گا۔ جب کہ دوسرا اس بات پر قائم ہے کہ مسیح کی یہ حکومت آسمانی ہو گی چرچ اُس کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کے لیے کام کرے گا۔
- فرقوں کی اکثریت بائبل کے حوالے سے اِس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ مسیح 1260 سال کے بعد دنیا میں آئیں گے کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تاریخِ پیدائش پر اتفاق نہیں ہے۔ اس شبہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ زمانہ 44-1843ء کے لگ بھگ بنتا ہے۔ چھ سے نو سال تک کی جمع تفریق ہوسکتی ہے۔
- The Case of Missing Messiah
- اُنیسویں اور بیسویں صدی میں مسیح کے دوبارہ ظہور کی پیشگوئیاں تو بے شمار ہیں۔ اس مضمون میں صرف انیسویں صدی کی چند پیشگوئیوں کا ذکر درجِ ذیل ہے مقصد اس بات کو باور کرانا ہے کہ جب مغربی خطے میں پے در پے مسیح علیہ السلام کے دوبارہ نزول کا معمہ حل کرنے میں صلاحیتیں صرف ہو رہی تھیں۔ اللہ جل شانہ اپنے وعدے کے مطابق مشرق کے ایک غیر معروف علاقے (قادیان، انڈیا) میں حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بار بار یہ خبر دے رہا تھا کہ تو ہی وہ موعود ہے جس کا میں نے وعدہ کیا تھا۔

میتھوڈسٹ تحریک

(Methodist Church)

1720ء کی دہائی میں اس فرقے کا آغاز ہوا۔ ان کے عقیدے میں 1936ء میں ایک ہزار سال کی ابتداء ہونی تھی۔ اِن کا عقیدہ ہے کہ اس موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا روحانی ہے، جسمانی نہیں۔

جان ویزلی (John Wesley, 1703-1791)، چارلس ویزلی (Charles Wesley, 1707-1788) اور اُن کے کچھ دوست روزانہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں اپنے مسیحی عقائد کو مضبوط کرنے کے لئے باقاعدہ اکٹھے ہوتے تھے۔ دوسرے عیسائی فرقوں کی طرف سے اُن کے عقائد سے اختلاف اور اعمال کے لئے جوابدہ ٹھہرانے کے "طریقۂ کار" کی وجہ سے ان کو "Methodist" کا ایک نیا فرقہ" کا نام دے کر طنز کیا جاتا تھا۔

https://globalmethodist.org/what-/we-believe

نئے عہد نامہ میں پال کے حوالے سے 15-1 کرنتھیوں میں لکھا ہے کہ موت کے بعد دوبارہ اُٹھایا جانا محض اس جسمانی جسم کو زندہ کرنا نہیں ہے جو دفن کیا گیا تھا، بلکہ ایک روحانی جسم ہے۔ روحانی جسم کسی نہ کسی طرح اب بھی "ہم" میں ہے، لیکن بہت مختلف ہے اور اس سے کہیں زیادہ صلاحیتوں سے بھرا ہوا ہے جو پہلے آیا تھا۔

(مفہوم) جو بویا ہے وہ فنا ہے۔ جو اٹھایا جاتا ہے وہ لازوال ہے۔ بے عزتی میں بویا جاتا ہے۔ یہ جلال میں اٹھایا گیا ہے۔ یہ ایک جسمانی جسم بویا جاتا ہے۔ یہ ایک روحانی جسم اٹھایا گیا ہے۔

(I Corinthians 15:42b-44, NRSV)

متحدہ میتھوڈسٹ چرچ کی کتاب قواعد وضوابط کے آرٹیکل III میں لکھا ہے کہ (مفہوم) مسیح واقعی مُردوں سے جی اُٹھا، اور اپنے جسم کو دوبارہ لے لیا، اُن تمام چیزوں کے ساتھ جو انسان کی فطرت کے کمال سے متعلق ہیں، جس کے ساتھ وہ آسمان پر چڑھ گیا، اور وہیں بیٹھا رہا جب تک کہ وہ آخری دن تمام لوگوں کا فیصلہ کرنے کے لیے واپس نہ آئے۔

ولیم ملر

(William Miller, Millerites)

ولیم ملر نے بائبل سے دنوں کا حساب لگا کر دعویٰ کیا کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں 44-1843ء کے لگ بھگ آئیں گے۔ تاریخ میں ولیم ملر کے پیروکار Millerites کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

ولیم ملر (15 فروری 1782ء- 20 دسمبر 1849ء)۔ ایک امریکی پادری تھا جس نے 19ویں صدی کے وسط میں شمالی امریکہ میں ایک مذہبی تحریک کا آغاز کیا۔ اُس نے بائبل کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہوا تھا۔ ڈینیئل (Daniel) کی پیش گوئیوں کے علامتی معنی سمجھنے کے لئے، اس نے برسوں اس کے مطالعہ میں گزارے۔

اس کی یہ پہلی پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ ولیم ملر کی پیروی کرنے والوں نے بہت سے نئے فرقے بنا لیے۔ اور انہوں نے اپنے الگ سے دعوے کرنے شروع کر دیئے۔ ان نئے فرقوں میں ایڈونٹ کرسچن، سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ اور دیگر ایڈونسٹ شامل ہیں۔ تاریخ میں اس واقعہ کو "عظیم ناکامی" (Great Disappointment) کا نام دیا ہے۔

باب ازم

یہاں قابلِ ذکر 'باب ازم' بھی ہے۔ اِس کی بنیاد علی

محمد (20 اکتوبر 1819ء - 9 جولائی 1850ء) نے رکھی جو بہائی عقیدے کی تین مرکزی شخصیات میں سے ایک تھا۔ دوسرے دو بہاء اللہ (بہائی تحریک کے بانی) اور ان کا بیٹا عبدالبہا تھے۔

باب اِزم، کے پیروکاروں کا دعویٰ ہے کہ سال 1844ء کے بارہ میں ولیم ملر کی پیشین گوئی درحقیقت درست تھی، اور اس سے مراد باب کی آمد ہے۔ اس کے پیروکاروں نے اِسے باب کا نام دیا جس کا مطلب "دروازہ" ہے "مراد آنے والے امام کا پیشرو"۔ ان کےعقیدے کے مطابق باب محمد علی کا وہی مقام ہے جو یہودیت میں ایلیاہ یا عیسائیت میں جان دی بپٹسٹ (John the Baptist) کا ہے۔ باب پر ارتداد کا الزام لگا کر ایرانی حکومت نے اسے سزائے موت دے دی۔

جان رو

(Prophet John Wroe, 1782-1863)

جان رو ایک برطانوی شہری تھا۔جس کا دعویٰ تھا کہ مسیح کے آنے کے ہزار سال 1863ء میں شروع ہوں گے۔ اس نے یہ دعویٰ اپنے خوابوں کے ایک طویل سلسلے کے نتیجہ میں کیا۔1820ء میں اس نے کرسچین اسرائیلی چرچ (Christian Israelite Church) کی بنیاد رکھی۔ان کےعقیدے کے مطابق دو قیامتیں ہوں گی۔پہلی قیامت کے بعد ہر کوئی زندہ ہوگا، لیکن صرف وہی لوگ جنہوں نے موسیٰ کے قانون اور انجیل کے احکام پرعمل کیا، نجات حاصل کریں گے۔ لیکن بدکار اور توبہ نہ کرنے والے دوسری موت مریں گے اور ایک ہزار سال سزا پانے کے بعد وہ دوبارہ زندہ ہوں گے اور روحانی اور دنیاوی زندگی میں کم درجے پر ہوں گے۔ یسوع مسیح دوبارہ اس زمین پر واپس آئے گا، شیطان کی طاقت کو زیر کرے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حکومت کرے گا۔

(مکاشفہ 19 اور 20)

یہ وعدہ خاص طور پر اسرائیلیوں سے ہے۔ چرچ کا مقصد کھوئے ہوئے دس قبیلوں کو بیدار کرنا اور ان کو ان کے اس خاص ورثہ سے آگاہ کرنا ہے۔

جوزف سمتھ

(Joseph Smith, 1805-1844)

جوزف سمتھ نے 6/اپریل 1830ء کو باقاعدہ طور پر "سینٹ کے بعد کے دن کی تحریک" کا آغاز کیا۔اس تحریک کا قیام سمتھ کی نئی شائع شدہ "کتاب آف مورمن" میں پائے جانے والے نظریات، قواعد و ضوابط کو نافذ کرنے پر رکھی گئی تھی۔

ابتداء میں چرچ کو "عیسیٰ کا چرچ" کا نام دیا گیا۔ یہ بعد میں "چرچ آف جیسس کرائسٹ آف لیٹرڈے سینٹس" بن گیا۔ اس کے پیروکار "مورمنز" کہلائے۔

"نظریہ اور عہد" کے سیکشن 130 میں جوزف سمتھ نبی کی طرف سے 12 اپریل 1843ء کو دی جانے والی ہدایات کے علاوہ اس کا ایک خواب بھی درج ہے۔ لکھا ہے کہ (ترجمہ) میں ایک بار بہت دلجمعی سے دعا کر رہا تھا کہ ابن آدم کے آنے کا وقت معلوم ہو، جب میں نے سنا، "یوسف، میرے بیٹے، اگر تم پچاسی سال کی عمر تک زندہ رہو گے، تو تم ابن آدم کا چہرہ دیکھو گے، لہٰذا یہ کافی ہے، اور مجھے اس معاملے میں مزید پریشان نہ کرنا۔"

جوزف سمتھ دسمبر 1805ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس تاریخ کے مطابق مسیح کے ظہور کا یہ وقت 1890ء بنتا تھا۔

سیکشن 30، میں سمتھ نے اعلان کیا کہ خدا نے مغربی مسوری کو اس جگہ کے طور پر نامزد کیا ہے جہاں مسیح کی دوسری آمد ہو گی۔ اس اعلان کے بعد میسوری مورمن عقائد کو قائم کرنے اور صیہون "Zion" کے قیام کا مرکز بن گیا۔

اسحاق نیوٹن

(Isaac Newton 1643-1727)

نیوٹن کو بائیبل کی پیشگوئیوں میں خصوصی دلچسپی تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ بائیبل میں 1620 کا ہندسہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ گہری جانچ اور حساب کتاب کے بعد اس نے یہ دعویٰ کیا کہ مسیح علیہ السلام کے ظہورِ ثانی کا وقت 2060ء ہے۔ اُس نے اپنے دعویٰ میں اس وقت کا آغاز 800ء سے کیا اس سال شارلیمین (Charlemagne) اور پوپ لیو III نے اقتدار میں شراکت داری کا معاہدہ کیا اور مقدس رومن سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔

تمّت بالخیر

"مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور اس الہام کے مطابق کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے مجھے کہا۔ جو آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں۔جس کے کان ہوں وہ سنے اور جس کی آنکھ ہو وہ دیکھے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رؤیت کی گواہی دی۔ دونوں باتیں ہوتی ہیں قول اور فعل۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا قول اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل موجود ہے۔شبِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو دیگر گزشتہ انبیاء کے درمیان دیکھا۔ ان دو شہادتوں کے بعد تم اور کیا چاہتے ہو؟"

(ملفوظات۔جلد چہارم، صفحہ 492-493، ایڈیشن 1988ء مطبوعہ ربوہ)

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

(محاسنِ قرآن کریم۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ)

(بشکریہ ماہنامہ النور امریکہ۔ مارچ 2024ء)

رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے ۔ اور رمضان میں تو آپؐ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ اور آپؐ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جودوسخا کیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب بدالوحی، حدیث نمبر 5)

زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور حسب شرائط اس کی ادائیگی ضروری ہے ۔اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28/مئی 2004ء کو زکوٰۃ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”ایک اہم چندہ ہے جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔ عموماً اس کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے۔“ (خطبات مسرور، جلد دوم،، صفحہ 365)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31/مارچ 2006ء میں فرمایا:

”یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے اُن کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں اُن پر زکوٰۃ دینی چاہئے... یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔“ (خطبات مسرور۔ جلد چہارم، صفحہ 175)

زکوٰۃ چندوں کا متبادل نہیں ہے۔ زکوٰۃ صرف مرکزی طور پر ہی تقسیم کی جاسکتی ہے ۔ کوئی فرد اپنی مرضی سے زکوٰۃ کسی کو نہیں دے سکتا۔ البتہ زکوٰۃ کے مستحق افراد کے نام جماعت کو بھجوائے جاسکتے ہیں۔

زکوٰۃ کا نصاب

- چاندی: 52.5 تولہ (612 گرام)
- سونا یا سونے کے زیورات وغیرہ: 7.5 تولہ (87.5 گرام)
- اگر ایک سال سے زائد عرصہ تک 52.5 تولہ چاندی یا 7.5 تولہ سونا کسی کے پاس رہے تو اس پر زکوٰۃ اڑھائی فی صد 2.5 ٪ کے حساب سے واجب الادا ہوتی ہے۔
- اسی طرح ایک سال یا اس سے زائد عرصہ سے دس ہزار ڈالر ($10,000) (جو کہ آج کل 7.5 تولہ سونے کی قیمت ہے) یا اس سے زائد جمع شدہ رقوم پر اڑھائی فی صد (2.5٪) کے حساب سے زکوٰۃ واجب الادا ہوتی ہے۔

احباب اور خاص طور پر بہنوں سے درخواست ہے کہ اگر اُن پر زکوٰۃ واجب ہے تو وہ رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ نصاب کے مطابق ادا کر دیں۔

فدیہ

عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی دے۔ روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ کا ادا کرنا سنت۔ اور اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرتا ہے۔

کسی بھی جائز مجبوری کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنے

والوں کے لئے قرآن کریم میں حکم ہے وہ اس نیکی سے محروم رہنے کے کفارہ کے طور پر فدیہ ادا کریں۔ افراد جماعت درج ذیل رقم کو اپنے رہن سہن کے مطابق بڑھا بھی سکتے ہیں۔

- فدیہ کی شرح چھ کینیڈین ڈالر فی روزہ مقرر ہے۔

فطرانہ

فطرانہ کو صدقۃ الفطر بھی کہتے ہیں۔ یہ رمضان کے داخل ہونے سے ہی واجب ہوجاتا ہے۔ اس کی ادائیگی عید الفطر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ فطرانہ کی ادائیگی گھر کے ہر فرد پر یہاں تک کہ ایک دن کے نوزائیدہ بچے کی طرف سے بھی ادا کرنا لازمی ہے۔

- کینیڈا میں فطرانہ کی شرح پانچ کینیڈین ڈالر فی کس ہے۔

عید فنڈ

عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قائم ہے۔خوشی کے تہواروں کے موقع پر دین کی اغراض کو ضرور مدنظر رکھنا چاہئے۔اور گھر کے ہر کمانے والے فرد کو لازمی ادا کرنا چاہئے۔

- کینیڈا میں عید فنڈ کم از کم دس کینیڈین ڈالر فی کس ہے۔

یادرہے کہ فدیہ ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے ۔ کیونکہ ان کا مقصد کم وسائل والے احباب کو اشیائے خوردونوش اور اخراجات عید اور پارچہ جات وغیرہ کی ضروریات کے لئے رقم کی فراہمی ہے ۔اس لئے رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تا کہ مستحق احباب تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

(ماخوذ از مالی قربانی: ایک تعارف، صفحہ 86-87)

جماعت احمدیہ میں مالی نظام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمد للہ۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

لازمی چندوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28 / مئی 2004ء میں فرمایا:

”یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کرسکو۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد 22، صفحہ 357)

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جاری فرمائی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

بعض دوست چندہ جلسہ سالانہ ہرماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے ۔ یادرہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت مہینہ میں صدقہ وخیرات اور دیگر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین

کرم پہ راضی جب اپنا حبیب ہوتا ہے
نصیب ہی سے وہ لمحہ نصیب ہوتا ہے
چلو پھر اُس کی تمنا کریں دلِ نو مید
وہ ان دنوں میں سنا ہے قریب ہوتا ہے

(مکرم مبشر احمد محمود صاحب)

احمدیہ مسلم جماعت فیونرل ہوم سروسز کینیڈا

2024ء کی سالانہ تقریب کی چند جھلکیاں

نمائندہ خصوصی مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

دس سال قبل محترم عبدالماجد قریشی صاحب امیر مقامی مسسی ساگا جماعت کو فیونرل ہوم سروسز کینیڈا کے انچارج کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اور اگلے چھ سال آپ نے اس اہم اور بے لوث خدمت کو اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔ مکرم قریشی صاحب کے بعد دو سال سے زائد عرصہ کے لئے محترم مظہر الحق سیٹھی صاحب نے بھی انچارج فیونرل سروسز کینیڈا کا کام خوش اسلوبی سے نبھانے کی بھرپور کوشش کی۔

نومبر 2021ء میں محترم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب نے انچارج فیونرل ہوم سروسز کا کام سنبھالا۔ اور مختصر سے عرصہ میں طبی مہارتوں، اور شعبہ سے متعلق اپنے تکنیکی تجربات کو استعمال میں لائے اور خدمت خلق اور سرپرستی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم کئے کہ نئے آنے والے آپ کی خدمات کے معترف ہوگئے۔ 30 نومبر 2024ء بروز ہفتہ نماز مغرب کے بعد فیونرل ہوم سروسز کینیڈا کی ایک سادہ سی تقریب منعقد ہوئی جس میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مسجد بیت الحمد کے مرکزی ہال میں جمع ہوئے۔ تقریب کی روایات کے مطابق آج کے مہمان وہ تمام رضا کار مرد اور خواتین تھے جن کے استقبال کے لئے مرکزی عاملہ کے اکثر اراکان، معززین اور خود محترم ملک لال خاں امیر جماعت احمدیہ کینیڈا وقت سے پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ نماز مغرب کے فوراً بعد محترم ملک لال خاں صاحب صدارتی کرسی پر تشریف لائے اُن کے ہمراہ محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا, محترم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج کینیڈا، مکرم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب انچارج فیونرل ہوم سروسز، مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب، چیئرمین بورڈ اور مکرم شفقت محمود صاحب تشریف رکھتے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم سعید احمد صاحب نے سورۃ البقرۃ کی آیات 155 تا 158 کی تلاوت کی اور بعد ازاں ترجمہ پیش کیا۔

ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب
انچارج فیونرل ہوم سروسز کی سالانہ رپورٹ

مکرم ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کو دو حصوں میں پیش کیا۔ پہلے حصہ میں آپ نے ایگزیکٹو سمری پیش کی اور اہم نکات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ:

سال 2024ء میں ہم سے بچھڑنے والوں کا تناسب پچھلے سال کی نسبت 13 فی صد کم رہا، یعنی 136 کے مقابلہ میں 117 احباب وخواتین اس سال اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ ان میں سے 45 موصی اور 72 غیر موصی تھے۔ اسی طرح ان 117 افراد میں سے 69 مرد حضرات اور 44 خواتین اور 4 نوزائیدہ بچے تھے۔ مرحومین کو دور و نزدیک کے مختلف مقامات سے فیونرل ہوم سروسز کی نگرانی میں لایا گیا۔ اُس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- مختلف ہسپتالوں میں وفات پانے والے مرد و خواتین : 78
- مختلف نرسنگ ہومز سے لائے گئے افراد : 16
- طویل المدت امراض کے ہسپتالوں اور آخری قیام گاہوں سے لائے گئے افراد : 5
- فضائی راستوں سے لائے گئے افراد : 8

- زچگی کے دوران وفات پانے والے نوزائیدہ بچے : 4

مختلف قبرستانوں میں تدفین کی تفصیل

- بی ایم جی میں مدفون : 62 افراد
- نیشول میں سپردخاک : 30 افراد
- سینٹ پال قبرستان میں مدفون : 8 افراد
- انسویل میں آسودہ خاک : 3 افراد
- ٹورنٹن قبرستان میں سپردخاک : 3 افراد

نماز جنازہ اور چہرہ نمائی کے لحاظ سے مختلف مساجد میں فرائض کی ادائیگی

- 42 افراد کی چہرہ نمائی اور نماز جنازہ مسجد بیت الاسلام میں ادا کی گئی۔
- 67 افراد کی چہرہ نمائی اور نماز جنازہ مسجد بیت الحمد میں ادا کی گئی۔

عمر کے اعتبار سے اموات کا تناسب

- 30سال سے کم عمر کی اموات : 9
- 30 سے 50سال تک کی اموات : 8
- 50 سے 70سال تک کے افراد کی اموات : 21
- 70سال سے زائد عمر کے مرحومین : 79

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ہمارے فیونرل ہوم میں سب سے طویل عمر پانے والی خاتون اقبال بیگم صاحبہ تھیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 97 سال کی عمر پائی۔

ہماری جماعت میں اوسط عمر 69.56 ریکارڈ کی گئی۔ جب کہ کینیڈا میں قومی اوسط عمر 81.30سال ریکارڈ ہوئی ہے۔ لہٰذا یہ اندازہ لگانا بہت آسان ہے کہ ہماری اوسط عمر قومی اوسط عمر سے بہت کم ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن اس فرق کو مٹانے کی کوشش کرے گی۔

علاقوں کے اعتبار سے اموات کی تفصیل

- وان کی آبادی سے تعلق رکھنے والے۔ : 25
- جی ٹی اے کے وسیع علاقے کے رہائشی : 17
- مسی ساگا سے تعلق رکھنے والے : 13
- ہملٹن کے رہائشی : 4
- ڈرہم اور ملٹن کے رہنے والے : 3
- بیری۔مارکھم۔اوک ویل اور نیو مارکیٹ سے تعلق رکھنے والے دو دو افراد
- ونڈسر آٹوا اور دیگر علاقوں سے آنے والے

ایک ایک فرد کی تدفین عمل میں آئی۔

کم سے کم وقت میں کاروائی کا ریکارڈ

- 12 گھنٹے سے کم وقت میں فیونرل ہوم پہنچائے جانے والے مرحومین کی تعداد : 58
- 24-12 گھنٹوں میں فیونرل ہوم پہنچائے جانے والے مرحومین کی تعداد : 46
- 24 گھنٹوں سے زیادہ وقت میں فیونرل ہوم پہنچائے جانے والے مرحومین کی تعداد : 13

ہسپتال کے اعداد و شمار کے مطابق دوسرے اداروں کو فیونرل ہومز تک منتقل کرنے والوں میں ہم اول درجہ پر ہیں۔

اموات کی وجوہات کی تفصیل

- دمہ سے تعلق رکھنے والی قلبی امراض اور متعلقہ مسائل : 41
- نظامِ تنفس میں بے اعتدالی اور نمونیہ : 19
- مختلف انواع کے کینسر : 17
- دماغی امراض اور طویل العمری : 9
- زچگی کے دوران وفات : 4
- سڑکوں پر ٹریفک کے حادثات کے باعث اموات : 2
- نشہ آور ادویہ کا غیر ضروری استعمال : 2

عام کارکردگی کی جائزہ رپورٹ

پہلے حصہ کی مفصل رپورٹ کے بعد محترم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب نے رپورٹ کے دوسرے حصہ میں رضا کاروں کی ٹریننگ اور ٹیم میں اضافہ اور ہر شعبہ کی کارکردگی میں اضافہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری زیادہ تر توجہ بریڈفورڈ کے نئے پراجیکٹ کی طرف ہے، اس سال ہم اس پراجیکٹ میں 6 لجنات کا اضافہ کرنے کے بعد اُن کی ٹریننگ کا کام شروع کر چکے ہیں:

لجنات کی موجودہ رضا کاروں کی ٹیم

امتہ الحفیظ رانا صاحبہ	ریحانہ احمد صاحبہ
امتہ الکریم صاحب	منزہ نوید صاحبہ
ثمینہ چٹھہ صاحبہ	طاہرہ حسین صاحبہ
نوشین حمیرہ صاحبہ	

لجنات کی نئی رضا کاروں کی ٹیم

سعدیہ منور صاحبہ	فرحانہ چوہدری صاحبہ
بشریٰ عطا صاحبہ	شاہدہ اعجاز صاحبہ
فخر النساء صاحبہ	روبی کاہلوں صاحبہ

اِسی طرح مرد حضرات نے اپنی ٹیم میں 6 نئے رضا کاروں کا اضافہ کیا ہے اور موجودہ ٹیم کے ساتھ نئے پر جوش مجاہدین ٹیم میں شامل ہو گئے ہیں، اب اُن کی کل تعداد 35 ہو گئی ہے ۔ منیب احمد صاحب، سفیان بٹ

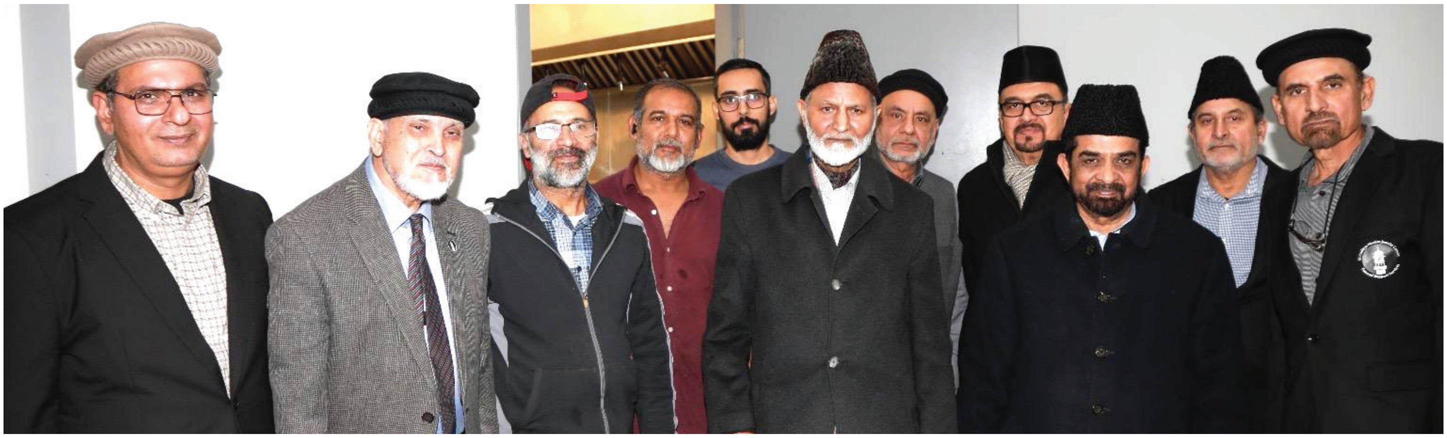

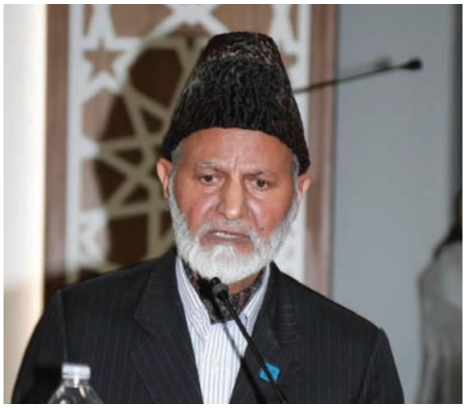

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب

مکرم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب

صاحب، ابتسام طاہر صاحب، اظہر اسلام صاحب، اُسامہ سید صاحب اور عطاء الرب صاحب نئے رضا کاروں کے طور پر کام کریں گے۔ اِس طرح فی الوقت ہماری ٹیم میں رضا کاروں کی تعداد درج ذیل ہے۔

- 35 مرد رضا کاروں کی ٹیم میں تربیت یافتہ مجاہدین
- 15 خواتین رضا کار خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں گے۔
- 3 رضا کار غسل دلوانے کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔
- 5 خواتین کی ٹیم، 2-3 کے گروپ کی صورت میں خواتین کو غسل دینے کے لئے شامل ہوں گی۔

مختلف نوعیت کی ذمہ داریوں اور مختلف مقامات کے لئے 8 ٹیموں کی تشکیل

- AMJ فیونرل رضا کاروں کی ٹیم
- AMJ فیونرل غسل کروانے کی ٹیم
- AMJ فیونرل ہوم کی تدفین ٹیم
- AMJ فیونرل ہیڈسٹون کی ٹیم
- AMJ فیونرل آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ٹیم
- AMJ فیونرل ضیافت ٹیم
- AMJ بیت الاسلام ٹیم
- AMJ بیت الحمد ٹیم

فیونرسروسز کا تمام کام ان 8 ٹیموں میں الگ الگ تقسیم کیا جاتا ہے اور ہر ٹیم کا ایک نگران ہے جو ٹیم کے انچارج کو اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتا ہے۔ اس طرح ٹیم انچارج کو اپنے شعبہ کا ذمہ دار مقرر کیا گیا ہے۔

اس سال بھی قبرستانوں میں پلاٹ مناسب قیمتوں پر خریدنے کا کام جاری رہا۔ ہمارا ادارہ اب تک 5 قبرستانوں سے کامیاب سودے کر چکا ہے۔

بریمپٹن قبرستان

موجودہ قبرستانو ں میں ہمارے مہیا کردہ پلاٹس تقریبا ختم ہورہے تھے۔ ہمارا ادارہ تقریباً ایک ہزار پلاٹس کی خرید وفروخت کر چکا تھا۔ لہٰذا بریمپٹن قبرستان میں 400 پلاٹس خریدے گئے ۔ جب کہ فی پلاٹ کی قیمت 5,600 ڈالر ہے ۔ ہم نے 600 ڈالر فی پلاٹ کم کرکے انتہائی مناسب داموں پر خرید کر جماعت کے افراد کے لئے بچت کی صورت نکالی۔ یعنی اصل قیمت اب پانچ ہزار ڈالر ہے ۔ ان 400 پلاٹس میں سے 71 پلاٹس کا سودا ہو چکا ہے۔ جس کی مالیت چار لاکھ ڈالر بنتی ہے ۔

Thornton قبرستان

اس قبرستان تک پہنچنے اور تدفین کے مراحل کو آسان بنانے میں کچھ دشواریاں تھیں۔ قبرستان کے مشرقی جانب پلاٹس کی موجودگی ہمارے افراد جماعت کے لئے بہت مناسب تھی۔ لہٰذا وہاں 200 پلاٹس مناسب قیمت پر خریدے گئے اور اب تک 20 پلاٹس کی فروخت کے بعد تقریبا 56000 ڈالر کی وصولی ہو چکی ہے ۔ اِس قبرستان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہاں موقع پر نماز جنازہ کی ادائیگی کا انتظام موجود ہے۔

نیشنول قبرستان

اس قبرستان میں مزید قطعات کی فروخت فی الحال ختم ہو چکی ہے۔ وان شہر کے دوسرے علاقوں میں قطعات کی تلاش جاری ہے۔ وان کے اس علاقہ میں قبرستان کی شدید ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

سینٹ پال کا قبرستان

نیشنول کے قبرستان میں جگہ کی قلت کو محسوس کرتے ہوئے سینٹ پال کے قبرستان میں 100 قطعات کی گنجائش پر گفت وشنید کی گئی ہے لیکن اسے خریدنے کے بجائے اس جگہ کو جماعت کے استعمال کے لئے مختص کر لیا گیا ہے اور موقع اور ضرورت کے مطابق سودا کیا جا رہا ہے۔

Innisvale کا قبرستان

Innisvale اور بریمپٹن کے قبرستان ایسے مخصوص قبرستان ہیں جو نوزائیدہ بچوں کے لئے سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔ اور خاندانوں کے لئے آسانیاں پیدا کرتے ہیں ۔ Innisvale والے قیمت میں 50 فی صد تک رعائیت کی پیش کش کرتے ہیں۔

بریڈفورڈ قبرستان

بریڈ فورڈ قبرستان کی منظوری کے بعد ،جماعت کے افراد کی اس قبرستان سے دلچسپی میں خاطرخواہ اضافہ ہوا ہے اور بہت سے سوالات جنم لے رہے ہیں۔محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اس پر اجیکٹ کی بلا واسطہ نگرانی کر رہے ہیں۔آئندہ چند ماہ میں بہت سی تفصیلات سامنے آئیں گی۔ان شاءاللہ

اس پراجیکٹ کی کچھ تفصیلات حسب ذیل ہیں:

اس قبرستان میں قبور کی کل تعداد 8521 ہوگی۔ قطعات اور قبروں کے ڈیزائن کی تقسیم بلاکس اور سیکشن کے مطابق ہوگی۔ہر بلاک میں50 قبریں اور ہر سیکشن میں450 قبریں ہوں گی۔

ایک فیونرل ہوم سروسز بلڈ نگ ہے۔پارکنگ کی گنجائش284 ہے ۔جن میں سے 236 پارکنگ کے راستے مرکزی بلڈنگ کو جاتے ہیں اور 40 پارکنگ کے مقامات قبرستان کے قریب ہیں۔دیکھ بھال کرنے والوں کی رہائش کے لئے دو بلڈ نگ ہیں۔نگرانی اور دیگر سہولیات کے لئے کام کرنے والے منتظمین کی رہائش گاہوں اور بعض دیگر ضروری اشیاء کے رکھنے کے لئے دو گھر ہیں۔

284 گاڑیاں کھڑی کرنے کی کھلی جگہ جس میں 236 گاڑیاں کھڑی کرنے کی جگہ سے مرکزی عمارت تک راستہ سیدھا چلا جاتا ہے اور 48 گاڑیا ں کھڑی کرنے کی جگہیں قبرستان کے نزدیک ہیں۔

صفائی کا ایریا ہے۔جس میں سبزہ زار، پگڈنڈیاں، میڈوز(Meadows) اور پاٹیوز(Patios) شامل ہیں۔ایک انعکاس پذیر تالاب، کتبہ اور چار دیواری قبرستان کو باقی علاقہ سے علیحدہ رکھے گا۔ممکن حد تک بریڈفور قبرستان کی تزئین وزیبائش کی جائے گی اور اس کو دیدہ زیب اور پرکشش بنایا جائے گا۔

قبرستان کو تدفین کی غرض سے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

- قطعہ موصیان۔جو قبرستان کا74 فی صد پر محیط ہو گا،اس میں6303 قبروں کی گنجائش ہے۔
- غیرموصیان کاحصہ۔جو قبرستان کے21فی صدحصہ پر مشتمل ہے۔اس میں 1818 قبریں ہونگی۔
- بچوں کے قطعہ کے لئے قبرستان کا5فی صدحصہ مقرر کیا گیا ہے جس میں400 قبروں کی گنجائش ہو گی۔
- مستقبل میں اس قبرستان میں 2000 قبروں کے اضافہ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

موجودہ فیونرل ہوم کی عمارت کی درستگی

فیونر ل ہوم سروسز بلڈ نگ کی موجودہ عمارت میں کافی عرصہ سے مرمت، رنگ و روغن اور صفائی کا کام کروانے کی ضرورت تھی۔سال کے دوران عمارت کی تجدید،آرام دہ فرنیچر کی آمد،چہرہ نمائی کے لئے آنے والے والے سوگواروں کے استعمال کے کمروں کو روشن اورتقویت دینے کے لئے نئے قالین اور روشنیاں لگائی گئی ہیں۔

غیرمسلم اور غیر پاکستانی تہذیب و ثقافت کے خاندانوں کی جانب سے خدمات کا اعتراف

فیونرل ہوم اپنی خدمات بجالانے کے دوران محترم امیر صاحب کی ہدایات کے مطابق تمام طبقات کے جذبات اور احساسات کو مدنظر رکھتا ہے،لہٰذا دور و نزدیک سے ایسی خدمات کے اعتراف میں اکثر تشکر اور اطمینان کے کلمات سننے میں آتے ہیں۔گزشتہ سالوں میں دو ایرانی خاندان ہماری خاطر تواضع سے بہت متاثر ہوئے۔ایک دوسرے موقع پر ایک ہندو خاندان نے احمدیت سے تعلق رکھنے والی اپنی اہلیہ محترمہ کی تدفین کے لئے جماعت سے مدد کی درخواست کی۔مرحومہ کے خاوند غیر احمدی اور غیر مسلم ہونے کے باوجود جماعتی خوش خلقی اور مشفقانہ رویہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ اس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے، اور خط کے ذریعہ اعتراف کیا:

> ”میری اہلیہ عشرت جہاں ایک بہت ہی شفیق اور وسیع القلب روح تھیں اور اُنہیں آپ کی جماعت میں سکون میسر آیا۔اُن کی ہمت و

مکرم سید محسن عبد اللہ صاحب

حوصلہ اور اُن کا ایمان و ایقان اُنہیں احمدیت کے قریب لے آیا۔ اُنہوں نے ہمیشہ اپنے عقیدہ کی پاسداری کی۔ وہ مجھے اکثر جماعت احمدیہ کی ہمدردی کے برتاؤ اور قرابت داری کے بارہ میں بتاتی تھیں۔ میں نے ذاتی طور پر اپنے انتہائی مشکل لمحوں میں اُن کا مشاہدہ کیا۔ فیونرل ہوم کی ٹیم اور جماعت احمدیہ کے بعض افراد باہم مل کر ہمارے پاس آئے، تمام معاملات کو گہرے سوچ و بچار کے بعد کامل ذہنی ہم آہنگی پیدا کرتے ہوئے، بڑے احترام اور احتیاط سے تمام کام اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اس تجربہ نے مجھے جماعتی اقدار اور تعلیمات کا قائل کر دیا ہے۔ اور میں مزید جاننے کے لئے بیتاب ہوں۔"

مکرم ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ محترم امیر صاحب! ایسی شہادتیں ہماری دردمندانہ یکسوئی کو مزید تقویت پہنچاتی ہیں۔

تارکین وطن مرحومین کی بین الاقوامی بنیادوں پر نقل و حمل کا انتظام

AMJ فیونرل ہوم سروسز کینیڈا، ہنگامی بنیادوں پر احباب جماعت کے عزیز اور رشتہ دار مرحومین کی نقل و حمل کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتی ہے۔ گزشتہ سال کینیڈا کے پانچ مختلف صوبوں کے خاندانوں نے ان خدمات سے استفادہ کیا۔ چنانچہ امریکہ، جرمنی، کولمبیا، ملائیشا، پاکستان اور پیراگوئے سے آنے والے مرحومین کی تدفین کا انتظام کیا گیا۔

دوران سال کتبے کے نصب کرنے کے کام کو تیزی سے مکمل کرنے کی سعی پر زور دیا گیا۔

کسی کام کو مستقل طور پر قابل عمل اور موثر رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ مالی امور میں اپنے اخراجات پر نظر رکھی جائے۔ ان امور کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم نے اپنے معیار پر سمجھوتہ کئے بغیر اخراجات میں کمی کی ہے۔

حال ہی میں ہم نے حفظ ما تقدم کے طور پر مردوں اور خواتین رضا کاروں کے لئے چند خصوصی طبی ٹریننگ کے پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔ جو جسم کو غسل دلانے کی تیاری میں معاون ہوتے ہیں اور جماعت کی ضروریات کو پیشہ ورانہ اور ہمدردانہ طریق پر پورا کرنے میں مد ہیں۔

ہم نے جماعت میں باہمی رابطہ کو بڑھانے اور تجہیز و تکفین کی بر وقت اطلاعات کی تکمیل کے لئے اس سال ایک جدید طریقہ اپنایا ہے جس کے تحت نیشنل جنرل سیکرٹری آفس اور مرکزی تجنید آفس کے تحت تمام ضروری خبریں بڑی تیزی سے احباب جماعت تک پہنچ جاتی ہیں۔

اعلانات کے حوالہ سے ہم ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا سے اپنے گہرے اور طویل رشتہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ رابطہ ہمارے اعلانات اور تعزیت ناموں کو افراد جماعت تک معیاری انداز میں یاد رفتگان کے طور پر بروقت شائع کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔

فیونرل ہوم کے لئے عطیات

محترم ڈاکٹر تنویر احمد ملک صاحب نے 45 منٹ کے دوران 25 صفحات پر مشتمل رپورٹ انگریزی زبان میں نہائیت جامع اور قابل ستائش رپورٹ پیش کی۔ آپ نے آخر میں اپنے ان کرم فرماؤں کا تعارف کروایا اور ان عطیات کی تفصیل بیان کی جو وہ گاہے بگاہے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال اور نفوس میں بتدریج برکتیں پیدا کرتا چلا جائے۔ آمین!

- محترم رشید احمد مغل صاحب کا Anas Woodworks کے نام سے کاروبار ہے۔ کاروبار میں اونچ نیچ ہونے کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے بڑی فراخدلی سے لکڑی کے بنے ہوئے Casket ایک بڑی تعداد میں مہیا کرتے ہیں۔
- محترم عبدالحلیم طیب صاحب سال بھر کے لئے فیونرل ہوم کی میڈیکل اشیاء مہیا کرتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ 31)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مخلص اور فدائی مکرم محمد حنیف صاحب

مکرم لئیق احمد خورشید صاحب

حال ہی میں ہمارے بہت ہی پیارے دوست اور جماعت کے مخلص خادم ، مکرم محمد حنیف صاحب (Innisfilانسفل جماعت کینیڈا) کی وفات مورخہ 3/اگست 2024ء کو ہوئی۔ ان کا خاکسار کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا اور تقریباً 34 سال کی دوستی رہی۔ ان کے سلسلہ میں مرحوم کی خدمات اور مخلوقِ خدا سے محبت کی چند یادیں اور چند باتیں افادہ عام کے لئے قارئین احمدیہ گزٹ کینیڈا کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

مکرم محمد حنیف صاحب
ولد مکرم محمد لطیف صاحب

یوں تو ہماری جماعت میں بہت سے دوستوں کے نام محمد حنیف ہیں مگر اگر پوچھیں کہ کون سے حنیف صاحب تو ان کی پہچان تبلیغ والے حنیف صاحب یا پھر آڈیو ویڈیو کے شعبہ والے حنیف صاحب تھی۔ بہت ہی مخلص، نیکی میں سب سے آگے ، چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک سے عزت سے ملنے والے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک ان کی بہت عزت کرتا تھا۔

میرا حنیف صاحب سے تعلق

جب میں مکرم حنیف صاحب کی عیادت کرنے ان کی وفات سے ایک ہفتہ پہلے گیا تو مجھے کہنے لگے کہ آپ کو معلوم ہے میرا اور آپ کا تعلق 34 سال سے ہے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اتنے لمبے عرصہ بہت دوستی نبھائی۔ تقریباً دس سال کے قریب میرے ساتھ کام بھی کیا ہے۔ مگر جماعتی تعلق بہت عمدگی سے نبھایا۔ مجلس شوریٰ، جلسہ سالانہ کے مواقع پر یا مشن ہاؤس میں ہر جگہ پر انہوں نے عمدگی کے ساتھ مدد کی اور ڈیوٹی پوری ذمہ داری کے ساتھ نبھائی اور خدمت کا حق ادا کیا۔

میری فیملی سے پیار اور تعلق

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبا تعلق ہونے کی وجہ سے حنیف صاحب میرے بچوں سے بہت پیار کرتے

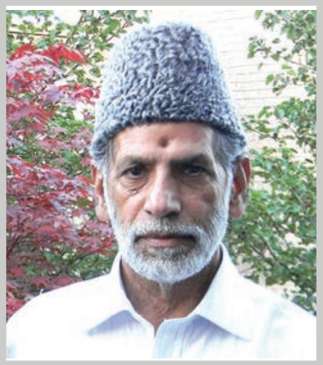

مکرم محمد حنیف صاحب

اور ان کے لئے دعا بھی کرتے۔ جب بھی ملتے تو ہر ایک بچے کا پوچھتے ۔ جب بھی ہم سے ملتے تو بچوں کو اپنے تبلیغ کے ایمان افروز واقعات سناتے اور بچے ان کو سن کر بہت محظوظ ہوتے۔ جب میری بیٹی کی شادی ہونی تھی تو حنیف صاحب نے بہت دعائیں دیں اور کچھ رقم لفافے میں دینے کے لئے گھر آ گئے۔ خوشی اور غمی میں میرے ساتھ شریک ہوتے۔ میرے بچے بھی ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ جب بچوں کو اِن کی بیماری کا بتایا تو وہ ہر روز ان کا پوچھتے اور مجھے کہتے کہ ضرور مل کر آئیں۔

کام پر ان کا رویہ

کام کے دوران میں نے اپنے سپروائزر سے درخواست کی کہ ہم نے جمعہ پڑھنے ضرور جانا ہے اور ہم چھوڑ نہیں سکتے اور جتنا عرصہ کام کیا میں نے اور حنیف صاحب نے جمعہ نہیں چھوڑا۔ اگر مزید کام کرنا پڑتا تو جمعہ کے بعد کر لیتے تھے۔

ایک دفعہ میرے کام پر سپروائزر نے مجھے کہا کہ تم اپنا مکان خریدو۔ میں نے مکان خریدنے کا سوچا اور اس کا ذکر حنیف صاحب سے بھی کیا۔ حنیف صاحب نے کام کے دوران میرے لئے مکان کا دھیان رکھنا شروع کر دیا اور مجھے اچھے مکان دیکھ کر مطلع کرتے رہتے اور دکھانے کے لئے بھی لے جاتے۔ حنیف صاحب دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے اور ان کے مسائل کو اپنا سمجھ کر سلجھانے کی کوشش کرتے رہتے۔

تبلیغ کا شوق

خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم حنیف صاحب کو تبلیغ کا جنون تھا۔ عربی اور فارسی زبان بھی اچھی طرح بولتے تھے اور دینی علم بھی بہت تھا۔ ان کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ تبلیغ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے ضائع نہ ہو۔ چند واقعات جن کا میں نے خود مشاہدہ کیا ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

اول۔ ایک دفعہ میرے ساتھ گوشت کی دکان پر گئے۔ میں گوشت لے رہا تھا ۔ میرے پیچھے چار لوگ اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ جب میں نے فارغ ہو کر دیکھا تو ان سب کو تبلیغ کر رہے تھے۔ ان احباب کا فون نمبر لے رہے تھے۔ بعض لوگوں کو تبلیغ کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے لیکن ان کو بات شروع کرنے کا اور بات کو آگے بڑھانے کا طریقہ بہت خوب آتا تھا۔ جس کو یہ تبلیغ کرتے ، اس کے لئے دعا بھی خوب کرتے اور

اکثر مجھے بھی دعا کرنے کا کہتے۔

دوم۔ جب میں Chrysler کے پارٹس ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتا تھا تو اُس وقت مکرم حنیف صاحب بھی میرے ساتھ ہی کام کرتے تھے۔ اُن کی ڈیوٹی گاڑی کے پارٹس کو Deliver کرنے کی تھی۔ ہمیشہ جب کسی Garage یا Company میں پارٹس دینے جاتے تو اُن احباب کو بھی جماعت کا لیٹریچر ضرور دیتے اور تبلیغ کرتے۔ جماعتی لٹریچر ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

سوم۔ اگر کوئی جماعتی عہدیدار تبلیغ میں سستی رکھتا تو ان کو بہت تکلیف ہوتی تھی اور بہت تکلیف کے ساتھ اس کا ذکر میرے ساتھ کرتے تھے۔ میں ان کو کہتا کہ آپ اس عہدیدار کے لئے بس دعا کریں اور آپ اپنا کام کرتے رہیں جس قدر آپ کر سکتے ہیں۔ میرے ساتھ بات کر کے بہت خوش ہو جاتے۔ اکثر جماعتی لٹریچر لے کر نکل پڑتے۔ اکیلے میں کسی جگہ گاڑی کھڑی کرتے اور گھروں میں جماعتی لٹریچر تقسیم کرتے۔

مکرم ہارون صاحب (مرحوم کے سب سے چھوٹے بیٹے) نے یہ واقعہ بتایا کہ وفات سے چند ماہ قبل حنیف صاحب ایک چرچ میں گئے اور وہاں ان کو بولنے کا موقع دیا گیا۔ جیسے ہی ان کی باری آئی تو انہوں نے عیسائیت کا Paganism ہونے کا ذکر شروع ہی کیا تھا تو پادری نے فوراً سے پہلے ہی ان کو روک دیا اور پھر دوبارہ ان کو بولنے کا موقع نہ دیا۔ اس طرح یہ مختلف چرچز میں پادریوں کو ای میل کرتے اور ان سے سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھتے۔

بیعت

مکرم حنیف صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غالباً 10 سے زائد بیعتیں بھی کروائیں۔ بیعت کروانے کے بعد نومبائعین کو اپنے گھر پر کھانے پر بلاتے اور ان سے رابطے میں رہتے۔ پھر جس جماعت میں وہ نو مبائعین رہتے تو ان کے صدران کو تلقین کرتے کہ ان سے رابطے میں رہیں اور ان کی تربیت کا بندوبست کریں۔ پھر جب بھی نومبائعین کو کسی قسم کی مدد چاہیے ہوتی تو وہ بھی کرتے۔ ہمیشہ اس بات کا ذکر کرتے کہ ہم میں نومبائعین کی تربیت کرنے میں سستی ہو رہی ہے۔

آڈیو ویڈیو میں خدمات

مکرم حنیف صاحب نے تقریباً 9 سال شعبہ سمعی بصری میں کام کیا۔ مسجد کی دوسری منزل پر 6 فٹ سے 6 فٹ کمرے میں کام کیا اور کبھی ان کو شکایت کرتے ہوئے نہیں سنا کہ جگہ کی کمی ہے۔ مکمل طور پر سارے آڈیو اور ویڈیو کے نظام کو سمجھا اور بہت محنت کے ساتھ کام شروع کیا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تمام مجلسِ عرفان، قرآن و ترجمۃ القرآن دروس، اردو کی کلاسیں، خطبات اور دیگر پروگراموں کو الگ الگ ریکارڈ کیا۔ پہلے پورے دن کا پروگرام بہت دھیان سے سنتے اور جب پروگرام Repeat ہوتے تو ریکارڈ کرتے۔ جلسے کی براہ راست کاروائی کو ریکارڈ کرتے۔ انہوں نے ایک رجسٹر بنا رکھا تھا جس میں تمام Book keeping کے ساتھ ساتھ پروگرام کا Menu تیار کر کے رکھتے۔ ہر ماہ 70 کلومیٹر دور سے ایک Warehouse سے جا کر Video and Audio Cassettes لے کر آتے۔ جیسے ہی نئی Technology آئی تو CDs/DVDs کا سسٹم لگانے کی سفارش کی اور پھر ان تمام سسٹم کو سیکھا۔ ان کے بیٹے مکرم محمد ہارون صاحب نے بھی ان کو بھرپور مدد کی۔ حنیف صاحب نے ممبران کی ڈیمانڈ پر نظمیں ریکارڈ کر کے الگ الگ کیسٹس اور CDs بنا کر رکھیں۔ مکمل قرآن مجید کی تلاوت کی CDs تیار کیں اور اسی طرح تربیت اور تبلیغ کے بارہ میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر پروگرام ریکارڈ کرتے اور ممبران کو دیتے۔ ان کی اپنے کام سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تلاوت مختلف خطبوں اور تقاریر سے جمع کر کے ایک CD بنائی جس کو سن کر بہت لطف آتا تھا۔ جمعہ کا خطبہ ریکارڈ کر کے اس کی نقل تمام جماعتوں تک پہنچانے کا انتظام کرتے۔ سارا کمرہ اوپر سے نیچے تک Cassettes اور CDs/DVDs سے بھرا ہوتا اور ہر ایک پر مفصل انڈکس بنا کر رکھتے۔

جلسے کے دنوں میں یہ پورا ماہ تیاری کر کے مختلف تربیتی، تبلیغی، نظموں، مجلسِ عرفان اور دیگر مواد بناتے اور دن رات محنت کر کے جلسے پر بک اسٹال لگاتے اور پھر تین دن میں ممبران جماعت تک یہ چیزیں پہنچائی جاتیں۔

مکرم ہارون صاحب بتاتے ہیں کہ نظموں کی CDs خود بنواتے اور نظموں کو سن کر ان کو ایڈٹ کر کے Echo دلواتے تا کہ CD's سیڈیز اور نظمیں سنتے ہوئے ممبران مزید محظوظ ہوں۔ اسی طرح ان CDs پر لیبل کا ڈیزائن بنواتے۔

ہارون صاحب نے یہ بھی بتایا کہ جب بھی ایم ٹی اے دیکھ رہے ہوتے اور مجلس عرفان آتی تو ان کو تاریخ اور سوالات بھی یاد ہوتے اور بہت خوشی کا اظہار کرتے کہ یہ میں نے اس وقت ریکارڈ کی تھی۔ اسی طرح جب بھی کوئی مربی سلسلہ جو کہ چھوٹی عمر میں ان کے پاس آتے تھے ان کا ذکر ہوتا یا وہ مسجد میں ملتے یا ان کو ایم ٹی اے پر دیکھتے تو بہت خوشی سے ان کا تذکرہ کرتے کہ یہ بیٹا میرے پاس آیا کرتا تھا اور مجھ سے بات کرتا تھا یا خطبہ جمعہ کی کیسٹ لے کر جاتا تھا۔ الحمد للہ

نافع الناس وجود

برادرم مکرم محمد حنیف صاحب کا وجود بہت نافع الناس تھا۔ ایک تو تبلیغ کا جنون تھا اور دوسری طرف ہر ایک کی مدد کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔

حنیف صاحب شروع میں کینیڈا میں اکیلے ہی تشریف لائے تھے اور پھر اپنی فیملی کو اسپانسر کیا۔ ان کی فیملی کو اسپانسر ہو کر آنے میں تقریباً پانچ سال

سے زائد لگ گئے۔ اس دوران ان کو Brain haemorrhage اور دل کی تکلیف شروع ہو گئی۔ ان کی تین سرجریاں Brain haemorrhage کی ہوئیں اور اسی طرح دل کے پانچ By pass ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ان دونوں سرجریوں سے ان کو صحت یاب کیا اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھا۔ میں ان کو کہا کرتا تھا کہ چونکہ آپ کا وجود منافع الناس وجود ہے اس لئے اللہ تعالیٰ آپ کو ہر تکلیف سے بچا لیتا ہے۔ اس قدر بیماری کے دوران بھی بہت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ ایک دفعہ میں ان کو ہسپتال میں ملنے گیا جب ان کی دماغ کی سرجری ہوئی تھی۔ ان کے سر پر پگڑی کی مانند پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور خون سے بھری ہوئی تھیں اور اس حالت میں بھی اپنے خدا کا بہت شکر ادا کر رہے تھے کہ اتنی بڑی سرجری کامیاب ہو گئی!

دعا کی قبولیت

جب مکرم حنیف صاحب کی Open heart surgery ہوئی تھی تو مجھے کہنے لگے کہ ایک Junior ڈاکٹر میرے پاس آیا اور بتایا کہ وہ میری سرجری کرے گا جس سے مجھے بہت بے چینی پیدا ہوئی۔ میں نے دعا کرنی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر میں ایک Senior ڈاکٹر آ گیا اور کہا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی سرجری میں نے کرنی ہے جس سے مجھے اطمینان ہو گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندے کی دلی خواہش کو قبول کیا۔

ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ میری سرجری ہونی تھی مگر طبیعت میں اطمینان نہیں تھا۔ بہت دعا کرتا رہا اور میرے منہ پر ’’سکینہ‘‘ کا لفظ جاری ہو گیا۔ جس سے میں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے۔ اسی طرح بہت سے مواقع پر میں نے خود مشاہدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا تھا۔ میری ان سے آخری بات بھی یہی ہوئی کہ میں آپ کے لئے دعا کروں گا اور آپ میرے لئے دعا کریں۔

جماعتی ذمہ داریوں کو نہایت عمدگی سے ادا کرنا

مکرم حنیف صاحب کی ایک خوبی یہ تھی کہ اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی خراب صحت کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے ساتھ اس قدر پیار اور محبت کا رشتہ تھا کہ جو بھی جماعتی ذمہ داری مجھے دی جاتی تو یہ ہمیشہ میری ٹیم کا حصہ ہو جاتے۔ جلسہ سالانہ پر، مجلسِ شوریٰ کے مواقع پر، مشن ہاؤس میں بھی۔ میرے صرف ایک فون کرنے کی دیر ہوتی اور یہ تیار ہو جاتے۔

1998ء میں جب ان کی جاب ختم ہوئی تو انہوں نے اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا اور خدا کے فضل سے اپنے وقف کو آخری دم تک نبھایا۔

آج سے تقریباً 21 سال پہلے مجھے جماعت کے Mailing department کی ذمہ داری دی گئی۔ میں نے جب ان سے مدد کی درخواست کی تو انہوں نے میرا بھرپور ساتھ دیا۔ اپنی یہ ذمہ داری بھی انہوں نے اتنے احسن رنگ میں نبھائی کہ دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ اپنی کمزور طبیعت کے باوجود بھی بہت ذمہ داری سے تقریباً 40 منٹ کی Drive کر کے مشن ہاؤس تشریف لاتے اور سارا کام مکمل کر کے جاتے۔ کئی دفعہ خراب موسم کے باوجود تشریف لے آتے۔ میں اکثر ان سے کہتا کہ آپ اس قدر خراب موسم میں کیوں آتے ہیں لیکن یہ اس میں فخر محسوس کرتے۔ اپنی وفات سے تقریباً ایک ہفتہ قبل بھی از خود Drive کر کے آئے اور سارا کام مکمل کر کے اور خطوط ڈاک خانے میں ڈال کر گئے۔ ان کے بیٹے ہارون بتاتے ہیں کہ اپنی آخری بیماری میں بھی ان کی کوشش تھی کہ اپنے کام پر مشن ہاؤس پہنچیں مگر ان کو زبردستی روکا گیا۔

اسی طرح انہوں نے گزشتہ دو تین سال سے (کووڈ 19 کے دوران) بغیر کسی مدد کے اپنی ذمہ داری کو نہایت احسن رنگ سے نبھایا اور یہ احساس نہ ہونے دیا کہ وہ اکیلے ہی کام کرتے ہیں اور کوئی مدد نہ مانگی۔ اس بات کو سراہنے کے لئے میں نے جنرل سیکرٹری صاحب کو درخواست کی کہ وہ امیر صاحب سے گزارش کریں کہ حنیف صاحب کو بلوا کر ان کے کام کی حوصلہ افزائی بھی کریں۔

نمازوں اور عبادتوں میں باقاعدگی

کافی عرصہ سے ان کے دل کی تکلیف زیادہ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ان کا دل صرف 25 فیصد کام کر رہا تھا۔ اس کے باوجود کسی کو پتہ نہیں لگنے دیتے تھے اور اپنا کام پوری ذمہ داری سے انجام دیتے رہے۔

ان کی عادت تھی کہ نماز سے تقریباً آدھا یا پونا گھنٹہ قبل مسجد چلے جاتے اور نفل پڑھتے رہتے۔ اپنی نماز کے دوران لمبے لمبے سجدے کرتے۔ میں ان کو اکثر منع کرتا تھا کہ آپ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھا کریں اور اتنے لمبے سجدے آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہیں۔ مگر ان کو اس بیماری کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھ کر رشک آتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان کی تمام دعائیں قبول کرے، ان پر اپنی رحمت کا سایہ قائم رکھے، جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ اور ان کی اولاد اور ہمارے لئے بھی ان کی دعائیں قبول ہوں۔ آمین۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے خدا کے فضل سے ان کی اولاد بھی انہی کے نقشِ قدم پر ہے اور جماعت کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ ان کے سب سے چھوٹے بیٹے، مکرم محمد ہارون صاحب، دارالقضاء میں بطور ممبر قضاء بورڈ ہمارے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ان کے بڑے بیٹے، مکرم وسیم احمد عبداللہ صاحب دفتر جنرل سیکرٹری میں خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔

بقیہ از احمدیہ مسلم جماعت فیونرل ہوم سروسز کینیڈا 2024ء کی سالانہ تقریب کی چند جھلکیاں

- کرنل (ر) فاروق خالد صاحب مسلسل فیونرل ہوم کی مہمان نوازی کی ضروریات کا اہتمام کرتے ہیں۔ چند سال قبل ایک وین عطیہ کے طور پر پیش کی اور حال ہی میں انہوں نے اس کی متبادل پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔
- مذکورہ بالا دوستوں کے علاوہ اور بھی بہت دوسرے دوست احباب عطیات فراہم کرتے ہیں جن میں مکرم سعادت احمد جوئیہ صاحب، مکرم غلام مقصود صاحب، مکرم عبدالغفار شہزاد صاحب، مکرم اعجاز سیفی صاحب اور بعض دوسرے احباب شامل ہیں۔

آخر میں سید محسن عبداللہ صاحب مینیجر کی نمایاں اور مثالی خدمات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ سید صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفِ زندگی ہیں اور فیونرل ہوم میں وقف کے جذبہ سے خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

مکرم چیئرمین صاحب بورڈ کا مختصر خطاب

مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب چیئرمین بورڈ نے تقریر کی۔ آپ نے بورڈ کی کارگزاری کا مختصر ذکر کرتے ہوئے احمدیہ فیونرل ہوم سروسز کی کوششوں اور مختلف اہداف کے حاصل کرنے پر مبارک باد دی۔ نیز آپ نے چند لوگوں کی ہلکی پھلکی شکایات، گلے اور شکووں کا بھی ذکر کیا اور ان جملہ امور کو واضح کیا کہ وہ اکثر و بیشتر لاعلمی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ معروضی حالات، زمینی حقائق اور واقعات اس طرح نہیں ہوتے جس طرح کہ وہ سمجھے جاتے ہیں۔ جہاں تک بورڈ اور رضا کاروں کے اخلاس، محنت، لگن، ایثار اور قربانیوں کا تعلق ہے وہ قابلِ تحسین اور قابل رشک ہیں۔ آپ نے آخر میں ان جملہ خدمت گزاروں کے لئے دعا کی تحریک کی۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا کا خطاب

انچارج فیونرل ہوم سروسز کینیڈا کی 45 منٹ کی مکمل اور جامع رپورٹ، رضا کاروں، کارکنان کی خدمات کے تفصیلی جائزے اور مکرم چیئرمین صاحب بورڈ کے خطاب سے، حاضرین بہت متاثر دکھائی دیتے تھے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں رپورٹ کے متعلق اپنے انتہائی اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ فیونرل ہوم کی کارکردگی کی رپورٹ سے میں بہت اطمینان محسوس کرتا ہوں اور میرے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے کسی شعبہ سے اگر شکایات کا جائزہ لیا جائے تو وہ ایک فی صد سے بھی کم ہو گا۔ آپ نے انچارج فیونرل ہوم سروسز اور اُن کے رفقاء کو اس شاندار کامیابی پر مبارک باد پیش کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ خوبصورت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ حاضرین کی تعداد ڈیڑھ سو کے لگ بھگ تھی۔

محترم امیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب کے بعد فیونرل ہوم کے مختلف شعبوں کا دورہ کیا۔ بعد ازاں تمام احباب کھانے کے ہال میں تشریف لے گئے۔

سب کی عید کو عید بنا دے اے شہرِ رمضان

اندھیاروں کے دیپ بُجھا دے اے شہرِ رمضان
جی میں ایسی جوت جگا دے اے شہرِ رمضان

کوئی پل نہ آئے جب آئے نہ اُس کی یاد
اب کے ایسی بات بنا دے اے شہرِ رمضان

حِرص وہوا کی سرد ہوا سے ٹھنڈے جسم و دل
دل کے جسموں کو گرما دے اے شہرِ رمضان

ساون رُت کی جَھل تَھل میں بھی بنجر نَین پرَین
اشکوں کی برکھا برسا دے اے شہرِ رمضان

وقت تو شاید آ پہنچا ہے ہاتھ ابھی تک خالی ہیں
کچھ تو زادِ راہ دِلا دے اے شہرِ رمضان

مَیں نے جو بچپن میں سیکھا سارا بُھول گیا ہوں
پھر سے وہ دن رات لوٹا دے اے شہرِ رمضان

کوئی بِرہن دید کو ترسے، کوئی آنکھ نہ چھلکے
سب کی عید کو عید بنا دے اے شہرِ رمضان

غم کی رات میں ڈُوب چلی ہے نومیدی کی شام
آس کا سُورج پھر اُجلا دے اے شہرِ رمضان

شاعر کو ہے زُعمِ سخن کا اپنی بات کا مان
اِس کا مان سمان بڑھا دے اے شہرِ رمضان

(مکرم مبشر احمد محمود صاحب)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

محترمہ شہناز معین خاں صاحبہ

3/ جنوری 2025ء کو محترمہ شہناز معین خاں صاحبہ اہلیہ مکرم معین الدین محمود خاں صاحب مرحوم آف امریکہ جماعت 81سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

10/جنوری کو ایوان طاہر میں جمعہ سے قبل ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور تین بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں ان کی تدفین ہوئی۔مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جرمنی، یوکے اور امریکہ سے آئے ہوئے اعزاواقارب نے شمولیت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص ، نیک، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند ، متوکل علی اللہ اور دعا گو خاتون تھیں ۔حاجت مندوں کی ضرورت کا خیال رکھتیں۔متعد د خاندانوں کو آباد کرنے میں مدد دی ۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھیں۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی ۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔مرحومہ کے بچوں نے بیماری کے ایام میں ان کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم خرم شہزاد خاں صاحب جرمنی ، مکرم فیصل شیروانی صاحب وان، چار بیٹیاں محترمہ قانتہ صبوحی صاحبہ بریڈفورڈ ویسٹ ، محترمہ قدسیہ داؤد صاحبہ مسس ساگا، محترمہ بشریٰ عمران صاحبہ اور محترمہ صائمہ محمود صاحبہ یوکے، ایک ہمشیرہ محترمہ فرحت ملک صاحبہ امریکہ اور بہو محترمہ عائشہ خاں شیروانی صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم نور الٰہی ملک صاحب

6/ جنوری 2025ء کو مکرم نور الٰہی ملک صاحب وان جماعت 90سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

9/جنوری کو احمدیہ فیونرل ہوم میں ساڑھے پانچ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ اگلے روز 10/ جنوری کو ایوان طاہر میں بھی نماز جمعہ سے قبل مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ اور احباب جماعت نے مرحوم کے عزیزوں سے تعزیت کی ۔ پھر مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی۔اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ کے خاندان میں احمدیت کا تعارف حضرت مولوی عبداللہ آف شرق پور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ ہوا۔نہایت مخلص ، نیک ، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند ، متوکل علی اللہ اور دعا گو بزرگ تھے ۔آپ لاہور میں بیس سال صدرحلقہ رہے ۔ احمدیہ ہاسٹل دارالحمد لاہور کے دس سال سپرنٹنڈنٹ رہے۔ دو مرتبہ قائد خدام الاحمدیہ کے فرائض انجام دیئے ۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے ضرورمندوں کا بہت خیال رکھتے تھے ۔ ہمدردو خیرخواہ تھے ۔مہمان نواز، خلیق اور ملنسار تھے ۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔مرحوم کے بچوں نے بیماری کے ایام میں ان کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم احسان الٰہی ملک صاحب اور ایک بیٹی محترمہ امۃ الباسط صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم محمد ارشد قمر صاحب

6/ جنوری 2025ء کو مکرم محمد ارشد قمر صاحب آف کیلگری جماعت 84سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

10/جنوری کو احمدیہ فیونرل ہوم میں جمعہ سے قبل ساڑھے بارہ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔ مسجد بیت الحمد میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب نے دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت کے علاوہ ساؤتھ افریقہ ، سکاٹ لینڈ اور کیلگری سے آئے ہوئے

اعزاواقارب نے شمولیت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نہایت مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، متوکل علی اللہ اور دعاگو بزرگ تھے۔ دارالذکر لاہور میں کم وبیش بیس سال سیکرٹری مال رہے اور پھر مسس ساگا میں بھی سیکرٹری مال کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔مرحوم کے صاحبزادے مکرم کامران ارشد صاحب دارالذکر مسجد لاہور میں شہید ہوئے۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔مرحوم کے بیوی بچوں نے بیماری کے ایام میں ان کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ ارشد صاحبہ، تین بیٹے مکرم عامر عبداللہ صاحب، مکرم عمران ارشد صاحب کیلگری، مکرم لقمان ارشد صاحب ساؤتھ افریقہ، ایک بیٹی محترمہ ریحانہ غزل صاحبہ ٹرانٹو، تین بھائی مکرم مبشر احمد اشرف صاحب مسس ساگا، مکرم اکرم اختر صاحب لندن انٹاریو اور مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب سکاٹ لینڈ یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ

11/ جنوری 2025ء کو محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالعزیز بھامبڑی صاحب مرحوم محتسب نظارت امور عامہ ربوہ، آف آٹوا ویسٹ جماعت 100سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

14/ جنوری کو ایوان طاہر میں نماز مغرب سے پہلے سواچار بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کے اوصاف حمیدہ کا مختصر ذکر خیر فرمایا۔ اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 15/ جنوری کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعاکرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت کے علاوہ امریکہ اور وینکوور سے آئے ہوئے اعزاواقارب نے شمولیت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت مخلص، فدائی، نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، متوکل علی اللہ اور دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ صابروشاکر، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور ہمدرد و خیرخواہ تھیں۔مرحومہ کے شوہر مکرم چوہدری عبدالعزیز بھامبڑی صاحب مرحوم کو قادیان اور ربوہ میں کئی بار اسیرراہ مولیٰ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس کڑے اور مشکل وقت کو بھی مرحومہ نے نہایت صبر وتحمل سے برداشت کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں اور ان کے پائے ثبات میں لرزش نہ آئی۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ مثالی اور والہانہ تعلق تھا۔ایام علالت میں بچوں نے اپنی والدہ کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

مرحومہ، مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مرحوم امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی خوش دامن تھیں۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم مبشر طارق صاحب آٹوا ویسٹ، مکرم مظفر خالد صاحب بریمپٹن ایسٹ، تین بیٹیاں محترمہ فوزیہ احمد صاحبہ امریکہ، محترمہ راضیہ سرفراز صاحبہ وینکوور اور نادرہ غفور صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم پرویز اقبال صاحب

12/ جنوری 2025ء کو مکرم پرویز اقبال صاحب بریڈفورڈ ایسٹ جماعت 69سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

15/ جنوری کو ایوان طاہر میں نماز مغرب سے پہلے سواچار بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 16 جنوری کو بارہ بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم سید محسن عبداللہ صاحب نے دعاکرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت کے علاوہ مرحوم کی دونوں بیٹیاں یوکے سے آئیں اور انہوں نے شمولیت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح اور ہمدرد تھے۔ ایام علالت میں مرحوم کی اہلیہ اور ان کے بیٹے مکرم عظیم اقبال صاحب نے ہی دیکھ بھال کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شمشاد رانی صاحبہ بریڈ فورڈایسٹ، دو بیٹے مکرم عظیم اقبال صاحب بریڈفورڈ ایسٹ، مکرم نوید اقبال صاحب پاکستان اور دو بیٹیاں محترمہ فوزیہ جاوید صاحبہ اور محترمہ صائمہ ندیم صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ نسیم اختر صاحبہ

15/ جنوری 2025ء کو محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم نائیک صاحب مرحوم بریمپٹن ایسٹ جماعت حلقہ بریمپٹن سینٹر 81سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

17/ جنوری کو احمدیہ فیونرل ہوم میں نماز جمعہ سے پہلے ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم آصف عارف صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص، فدائی احمدی تھیں۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتیں، ذکر وفکر، تسبیح وتحمید کرنے والی تہجد گزار دعاگو خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی تربیت کی۔ خلافت سے خاص تعلق تھا۔ ایام علالت میں بچوں نے اپنی والدہ کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔

پسماندگان میں چھ بیٹے مکرم محمد ندیم نائیک صاحب، مکرم محمد وسیم نائیک صاحب، مکرم محمد فہیم نائیک صاحب بریمپٹن ایسٹ، مکرم محمد تسنیم نائیک صاحب، مکرم محمد عدیل نائیک صاحب، مکرم محمد نعمان نائیک صاحب پاکستان، ایک بیٹی محترمہ نائلہ شاہد صاحبہ بریمٹن ویسٹ، ایک بھائی مکرم محمد اکبر بٹ صاحب اور ایک ہمشیرہ محترمہ ریحانہ عظیم صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ میمونہ خاتون صاحبہ

15/ جنوری 2025ء کو محترمہ میمونہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب مرحوم بریمپٹن ایسٹ جماعت حلقہ سپرنگ ڈیل ویسٹ 92سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

17/ جنوری کو احمدیہ فیونرل ہوم میں نماز جمعہ سے پہلے ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم آصف احمد خاں صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم آصف عارف صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت نے شمولیت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص، فدائی احمدی تھیں۔ نرم خو، نرم دل، ہمدرد و خیر خواہ، نیک صالحہ دعاگو خاتون تھیں۔ خلافت سے خاص تعلق تھا۔ ایام علالت میں بیٹی اور بچوں نے مرحومہ کی غیر معمولی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔

پسماندگان میں ایک بیٹی محترمہ فرحانہ اقبال صاحبہ، دو نواسیاں محترمہ زویا اقبال صاحبہ، محترمہ عائشہ اقبال صاحبہ بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم حمید اللہ شاہ صاحب

15/ جنوری 2025ء کو مکرم حمید اللہ شاہ صاحب بریمپٹن ایسٹ جماعت، حلقہ بریمپٹن سینٹر 89سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

18/ جنوری کو احمدیہ فیونرل ہوم میں نماز ظہر سے پہلے ساڑھے بارہ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر کے بعد مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ نے مرحوم کی خدمات کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم آصف عارف صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت کی کثیر تعداد کے علاوہ مرحوم کی ہمشیرہ یوکے سے آئیں اور انہوں نے شمولیت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت سید فضل شاہ احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے اور مکرم قریشی عبدالمجید صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ آپ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے اور مانٹریال میں آباد ہوئے تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعاگو بزرگ تھے۔ آپ کو تبلیغ کا جنون تھا۔ قرآن کریم کا ایک نسخہ ارجن ٹینا کی پبلک لائبریری میں رکھوایا۔ اسی طرح کینیڈا کے قطب شمالی میں قرآن کریم کا ایک نسخہ اور جماعت احمدیہ کی چند کتب بنفس نفیس پہنچائیں۔ آپ نے کم وبیش تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ مختلف حلقہ احباب میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پہنچاتے اور تبلیغ کرتے رہے۔ نہایت مخلص، فدائی، ہمدرد و خیر خواہ، خلیق، ملنسار اور نظام جماعت اور خلافت سے محبت کرنے والے وجود تھے۔ ایام علالت میں مرحوم کی اہلیہ اور ان کے بچوں نے بہت دیکھ بھال کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نائیلہ شاہ صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، چار بیٹے مکرم اعجاز عثمان احمد قمر قریشی صاحب، مکرم عبدالرحمٰن ایاز قریشی صاحب، مکرم شمعون حمید قریشی صاحب، مکرم عمر احمد قریشی صاحب، بریمپٹن ایسٹ اور ایک ہمشیرہ محترمہ مبارکہ مہتہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ کینیڈا میں ان کے بعض اور اعزاواقارب بھی ہیں۔

مکرم اسامہ افضل صاحب

16/ جنوری 2025ء کو مکرم اسامہ افضل صاحب ٹرانٹو جماعت، حلقہ ویسٹن ازلنگٹن 24سال کی عمر میں اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کہ کف دست ثاقی چھلک پڑا

20/ جنوری کو احمدیہ فیونرل ہوم میں نماز مغرب سے پہلے ساڑھے چار بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے مرحوم کا مختصر ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 21 جنوری کو بارہ بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم حفیظ اللہ حیدرانی صاحب

سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت نے بھرپور شرکت کی۔

مرحوم کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے والدین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے تھا۔ آپ وقف نو تھے۔ نیک، صالح اور معصوم نوجوان تھے۔ ذہین وفطین طالب علم تھے۔ جماعت کے علمی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور نمایاں کامیابی حاصل کرتے۔ اپنے ملنے جلنے والوں اور دوست احباب میں ہر دل عزیز اور مقبول تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے خاص قسم کا لگاؤ تھا۔

پسماندگان میں والد محترم محمد افضل صاحب، والدہ محترمہ منصورہ متین صاحبہ، تین بھائی مکرم طلحہ افضل صاحب، مکرم عبدالرحمٰن صاحب، مکرم عبداللہ جاہد صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم رشید احمد بھٹی صاحب

20/ جنوری 2025ء کو مکرم رشید احمد بھٹی صاحب وان جماعت، حلقہ کلائن برگ 84سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

24/جنوری کو ایوان طاہر میں نماز جمعہ سے قبل ساڑھے بارہ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کی خوبیوں اور خدمات کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ ان کے بیٹے اور بیٹیاں جرمنی سے آئے اور شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ واقف زندگی معلم وقف جدید تھے۔ ماشاء اللہ پینتیس سال خدمت دین کی توفیق ملی۔ نہایت مخلص، فدائی، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔شریف النفس، متین، سادہ طبیعت، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ انہیں لکھنے پڑھنے کا بھی شوق تھا۔ انہوں نے اپنے حالات زندگی اور ایمان افروز واقعات مرتب کئے ہیں۔ بچوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی۔ نظام جماعت سے وفاداری اور خلافت سے محبت، کامل اطاعت اور فرمانبرداری میں ڈوبے رہتے تھے۔ اور اپنے بچوں کے دل میں نظام جماعت سے وابستگی اور خلافت سے محبت پیدا کی۔ اپنے ملنے جلنے والوں اور دوست احباب میں ہر دل عزیز اور مقبول تھے۔ایام علالت میں بچوں نے اپنے والد کی بے لوث خدمت کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم کلیم احمد بھٹی صاحب، مکرم طارق لقمان احمد بھٹی صاحب وان، مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب حدیقہ احمد، مکرم نسیم احمد بھٹی صاحب جرمنی، مکرم وسیم احمد صاحب بھٹی صاحب جرمنی، تین بیٹیاں محترمہ نصرت سلطان بھٹی صاحبہ بریڈفورڈ ویسٹ، محترمہ فضیلت بھٹی صاحبہ، محترمہ خالدہ بھٹی صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم محمد اقبال صاحب

18/ جنوری 2025ء کو مکرم محمد اقبال صاحب حدیقہ احمد جماعت، عمرہ ادا کرنے کے لئے سعودی عرب گئے تھے وہیں پر 70سال کی عمر میں اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

26/جنوری کو ایوان طاہر میں نماز مغرب سے قبل ساڑھے چار بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے دلی تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کی خوبیوں اور خدمات کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز27 جنوری کو بارہ بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں کثیر تعداد میں احباب جماعت اور دور دراز شہروں سے آئے ہوئے دوستوں نے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام، حضرت بھائی عبدالرحیم قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے، حضرت بابو فخرالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت مولوی قطب الدین رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ نہایت مخلص، فدائی، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار تھے۔ شریف النفس، سادہ طبیعت، کم گو، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد اور خیرخواہ تھے۔انہوں نے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ اور اپنے بچوں کے دل میں نظام جماعت سے وابستگی اور خلافت سے محبت پیدا کی۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں کینیڈا میں جماعت کے مختلف عہدوں پر بیس سال خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نوشین اقبال صاحبہ، تین بیٹے مکرم فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ آٹواہ ویسٹ، مکرم ذیشان اقبال صاحب حدیقہ احمد، مکرم ریحان اقبال صاحب آٹواہ ایسٹ اور پانچ بھائی، مکرم محمد ہادی مونس صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم محمد کریم قمر صاحب پروفیسر گورنمنٹ گورڈن کالج راولپنڈی حال ٹرنٹو ویسٹ، مکرم محمد شفیق صاحب بیری نارتھ، مکرم محمد رفیع صاحب یوکے، مکرم محمد جمیل صاحب پاکستان، دو بہنیں محترمہ نسیم اختر صاحبہ پاکستان اور محترمہ ثریا شیریں صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم قمردین صاحب

24/ جنوری 2025ء کو مکرم قمردین صاحب وان جماعت، حلقہ کلائن برگ 80سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

29/ جنوری کو ایوان طاہر میں نماز ظہر سے قبل ایک بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم امتیا زاحمدسرا صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے مرحوم کی خوبیوں کا مختصر ذکر خیر کیا اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے دعاکرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت اور یوکے سے آئے ہوئے دونوں بیٹوں، تینوں بیٹیوں اورایک بھائی نے بیرون ممالک سے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ مکرم کرم دین صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے جنہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کار کا ڈرائیور ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔مرحوم نہایت مخلص، فدائی، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعاگوبزرگ تھے۔بڑے شریف النفس، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرداورخیرخواہ تھے۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب اور تحریرات کا کئی بار بڑے غور سے مطالعہ کیا تھا۔پاکستان میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی ہے۔اسیرراہ مولیٰ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔نظام جماعت سے وابستگی اورخلافت سے بڑی محبت تھی۔

پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب وان، مکرم طارق احمد صاحب اور مکرم نثاراحمد صاحب یوکے، چار بیٹیاں محترمہ درثمین قمرصاحبہ، محترمہ یاسمین قمرصاحبہ، محترمہ نجمہ قمرصاحبہ جرمنی، محترمہ نازمین قمر صاحبہ سویڈن اور ایک بھائی مکرم بشارت احمد صاحب جرمنی یادگارچھوڑے ہیں۔

محترمہ کلثوم بیگ لطیف صاحبہ

28/ جنوری 2025ء کو محترمہ کلثوم بیگ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم محمدلطیف صاحب پیس ویلج جماعت 71سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

31/ جنوری کو ایوان طاہر میں نماز جمعہ سے قبل ساڑھے بارہ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔احباب جماعت نے مرحوم کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم امتیا زاحمدسرا صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے مرحومہ کی خوبیوں کا مختصر ذکر خیر کیا اوران کی نماز جنازہ پڑھائی۔تین بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم امتیازاحمدسرا صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے ہی دعاکرائی۔شدید سردی کے باوجود جنازے اور تدفین میں احباب جماعت اور یوکے سے آئے ہوئے دونوں بیٹوں اوربیٹی نے شرکت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔اپنے خاندان میں سب سے پہلی خاتون تھیں جنہیں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ مخلص، فدائی، نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعاگوبزرگ خاتون تھیں۔خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرداورخیرخواہ تھیں۔جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی خوب خاطر مدارت کرتیں۔خدمت خلق کے جذبہ سے سرشارتھیں۔مالی قربانیوں میں پیش پیش تھیں۔نظام جماعت سے وابستگی اورخلافت سے بڑی محبت تھی۔اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی اور ان کے دل میں خلافت کی محبت اور اطاعت کوٹ کوٹ کر بھری۔ایام علالت میں سب بچوں نے ان کا بہت خیال رکھا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطافرمائے۔

پسماندگان میں شوہر مکرم محمدلطیف صاحب پیس ویلج، پانچ بیٹے مکرم محبوب لطیف صاحب بریڈفورڈ، مکرم مسعود احمد صاحب لندن یوکے، مکرم مطلوب احمد صاحب پیس ویلج، مکرم منصورلطیف صاحب بیری، مکرم محمود لطیف صاحب لندن یوکے، پانچ بیٹیاں محترمہ سعیدہ کریم صاحبہ، محترمہ زاہدہ اشفاق صاحبہ، صائمہ لطیف صاحبہ لندن یوکے، محترمہ سدرالطیف صاحبہ اور محترمہ شفق لطیف صاحبہ پیس ویلج، یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اورعزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔اور اُن کی نیکیوں اورخوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطافرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اوربخشش کا سلوک فرمائے۔آمین!

اولاد کے لئے بہترین نمونہ

”پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔اوراس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خوداپنی اصلاح کرو۔اگرتم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیز گار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کرلو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔“ (ملفوظات۔جلد8،صفحہ110، ایڈیشن 1985ء)